عصر حاضر ای پیپر میں تعلیمی، تجارتی، مذہبی و ثقافتی پروگراموں کے اشتہارات
کے علاوہ ضرورت رشتہ، مکانات و دوکانات کرایہ / خرید و فروخت
کے کلاسیفائیڈس کے لیے ربط فرمائیں۔
9908079301,8686649169

باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر

عصرِ حاضر ای پیپر

عصرِ حاضر
باخبر، پُراثر، نقیبِ فکر و نظر
ASR-E-HAZIR

28 رجب المرجب 1444ھ | مطابق 20 فروری 2023ء | بروزِ پیر | جلد: (۳) | شمارہ: (۴۵) | صفحات: (۸)

پاکستان میں مہنگائی کا نیا عالمی ریکارڈ، عام آدمی کی زندگی اجیرن

ملک کا دیوالیہ نکل چکا، اشیاء خورد و نوش کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگیں، دودھ فی لیٹر 250 روپے چکن کی قیمت 780 روپے

اسلام آباد: 19 فروری (ذرائع) بڑے معاشی بحران سے دوچار پاکستان میں مہنگائی نے نیا عالمی ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔ پاکستان میں جہاں ایک لیٹر دودھ کی قیمت 250 پاکستانی روپے تک پہنچ گئی ہے وہیں اسلام آباد میں عوام کی اہم اشیائے خورد و نوش چکن کی قیمت 780 روپے فی کلو تک پہنچ گئی ہے۔ حالانکہ پاکستان کے وزیر دفاع نے اعتراف کیا تھا کہ ان کا ملک اب ایک طرح سے 'دیوالیہ ہو چکا ہے۔ سیالکوٹ میں کانووکیشن کی تقریب میں وزیر دفاع اور مسلم لیگ (ن) کے لیڈر خواجہ آصف نے کہا کہ لوگوں نے سنا ہوگا کہ پاکستان قرض چکانے میں ڈیفالٹ کیا ہے اور ایک معاشی بحران موجود ہے، جو درست ہے۔ پہلے سے ہی تنگ حال پاکستان میں آسمان چھوتی مہنگائی سے عوام کی زندگی اجیرن ہو رہی ہے۔ مہنگائی کے تازہ ترین اعداد و شمار کے مطابق اس وقت مہنگائی نے بڑی چھلانگ لگائی ہے۔ پاکستان میں سالانہ افراط زر کی شرح، جو پہلے ہی نقدی کی شدید قلت کا سامنا کر رہی ہے، اس ہفتے ریکارڈ 38.42 فیصد تک بڑھ گئی ہے۔ پاکستان میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں میں مسلسل اضافے کے باعث مہنگائی اس سطح پر پہنچ گئی ہے۔ پاکستان کے ادارہ شماریات کے تازہ ترین اعداد و شمار کا حوالہ دیتے ہوئے، پاکستان کے اخبار ایکسپریس ٹریبیون نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ حساس قیمت انڈیکس (ایس پی آئی) جو کہ مختصر مدت کے افراط زر کی پیمائش کرتا ہے، اس ہفتے سالانہ بنیادوں پر بڑھ کر 38.42 فیصد تک پہنچ گیا۔ جبکہ SPI میں ہفتہ وار بنیادوں پر 2.89 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ گزشتہ ہفتے اس میں 0.17 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ دوسری جانب پاکستان کو ٹیکسٹائل کی برآمدات میں ماہ بہ ماہ (MoM) 3 فیصد کمی ریکارڈ کی گئی ہے۔ جنوری 2023 میں پاکستان میں ٹیکسٹائل کی برآمدات صرف 1.32 ارب ڈالر ریکارڈ کی گئی ہیں۔ ریڈی میڈ گارمنٹس کی برآمدات میں 8 فیصد کمی ہوئی ہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ پاکستان میں گزشتہ ہفتے سالانہ سطح پر ایس پی آئی افراط زر کی شرح 34.83 فیصد ریکارڈ کی گئی تھی۔ مہنگائی میں یہ اضافہ حکومت پاکستان کی جانب سے نئے ٹیکسوں کے نفاذ اور پیٹرولیم مصنوعات کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے ہوا ہے۔ حکومت نے انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ (آئی ایم ایف) سے 1.1 ارب ڈالر کی مدد حاصل کرنے کی شرط کو پورا کرنے کے لیے یہ قدم اٹھایا ہے۔ ایک ہفتے کے دوران پٹرول کی قیمت میں 8.82 فیصد، پانچ لیٹر خوردنی تیل کی قیمت میں 8.65 فیصد، ایک کلو گھی کی قیمت میں 8.02 فیصد، چکن کی قیمت میں 7.49 فیصد اور ڈیزل کی قیمت میں 6.49 فیصد اضافہ ہوا ہے۔ ہفتہ وار بنیاد پر ٹماٹر کی قیمتوں میں 14.27 فیصد کمی ہوئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی پیاز کی قیمتوں میں 13.48 فیصد، انڈوں کی قیمتوں میں 4.24 فیصد لہسن کی قیمت میں 2.1 فیصد اور آٹے کی قیمتوں میں 0.1 فیصد کمی ہوئی ہے۔

مسلم نوجوانوں کو نذر آتش کرنے کا معاملہ، چھ ملزمین راجستھان پولیس کی حراست میں

جے پور: 19 فروری (ذرائع) ہریانہ میں میوات علاقہ میں دو لوگوں کے اغوا کر کے زندہ جلانے کے معاملے میں راجستھان پولیس نے 6 لوگوں کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ راجستھان پولیس کے عہدیداروں نے اس کی تصدیق کی ہے۔ پولیس نے کہا کہ وہ ہریانہ پولیس کے کردار کی بھی تحقیقات کرے گی، جس نے مبینہ طور پر گائے کی اسمگلنگ کے معاملے میں متاثرین کو مشتبہ قرار دے کر زدوکوب کیا تھا۔ اگرچہ پولیس حکام تحقیقات کے بارے میں خاموش ہیں لیکن ذرائع نے بتایا کہ 6 افراد کو حراست میں لیا گیا ہے اور ان سے اچھی طرح سے پوچھ گچھ کی جا رہی ہے۔ دریں اثنا، یہ الزام لگایا گیا ہے کہ راجستھان پولیس نے ہریانہ میں ملزم کی حاملہ بیوی سے مار پیٹ کی ہے، جس سے اس کا اسقاط حمل ہو گیا۔ ملزم سری کانت کی والدہ نے الزام لگایا کہ 30-40 پولیس اہلکار تفتیش کے لیے ان کے گھر میں گھس آئے۔ جب انہیں بتایا گیا کہ وہ گھر پر نہیں ہے تو انہوں نے گھر والوں کو مارنا پیٹنا شروع کر دیا۔ مسلسل مار پیٹ سے اس کی بیوی کو تکلیف ہوئی اور اسے اسپتال لے جایا گیا، جہاں اس نے 18 فروری کو ایک مردہ بچے کو جنم دیا۔ سری کانت کی ماں نے کہا کہ مار پیٹ کی وجہ سے ہی اس کا بچہ پیٹ میں مر گیا! تاہم، بھرت پور کے ایس پی شیام سنگھ نے کہا کہ ایسے تمام الزامات بے بنیاد ہیں۔ انہوں نے کہا، ہماری پولیس ٹیم سری کانت کے گھر میں داخل نہیں ہوئی۔ دراصل ہریانہ پولیس کی ٹیم وہاں گئی تھی۔ ہم ہریانہ پولیس کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں اور اپنی سرگرمیاں انجام دے رہے ہیں۔

افریقی اتحاد سمٹ سے اسرائیلی سفارت کار کو نکال دیا گیا

ادیس ابابا: 19 فروری (ذرائع) اسرائیلی وزارت خارجہ نے ادیس ابابا میں افریقی یونین کے سربراہان مملکت کے 36 ویں سربراہی اجلاس کے دوران کل ہفتے کے روز ایک اسرائیلی سفارت کار کو نکالے جانے کا اعتراف کیا ہے۔ سوشل نیٹ ورکس پر گردش کرنے والی ایک ویڈیو میں ادیس ابابا میں افریقی یونین کے سربراہ اجلاس کے باہر اسرائیلی وزارت خارجہ میں افریقی امور کے نائب شیرون بارلی کو محافظوں کی حفاظت کرتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ وزارت خارجہ نے سماجی رابطے کی ویب سائٹ ٹوئٹر پر اپنے آفیشل اکاؤنٹ پر شائع ہونے والے ایک سرکاری بیان میں کہا کہ وزارت میں افریقی امور کے ڈپٹی ڈائریکٹر شیرون بارلی کو ایتھوپیا کے دارالحکومت ادیس ابابا میں اس ہال سے نکال دیا گیا جس میں افریقی یونین کا سربراہی اجلاس منعقد ہوا تھا۔ وزارت نے اشارہ کیا کہ بارلی کو انٹری بیج کے ساتھ بطور مبصر کی حیثیت کے باوجود نکال دیا گیا اور مزید کہا کہ وہ اس واقعے کو سنجیدگی سے دیکھ رہی ہے۔" انہوں نے کہا کہ وزارت خارجہ نے مزید تفصیلات بتائے بغیر اس واقعے کے پیچھے الجیریا اور جنوبی افریقہ کا ہاتھ ہونے کا الزام لگایا، انہوں نے افریقی ممالک سے مطالبہ کیا کہ وہ افریقی یونین اور پورے براعظم کو نقصان پہنچانے والے ان اقدامات کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اسرائیل نے کئی دہائیوں کی سفارتی کوششوں کے بعد 2021 میں افریقی یونین میں مبصر کا درجہ حاصل کیا۔ اس نے جنوبی افریقہ اور الجزائر جیسے بلاک کے بااثر ارکان کی طرف سے احتجاج کو جنم دیا، جنہوں نے کہا کہ یہ فلسطینیوں کی حمایت میں افریقی یونین کے موقف سے متصادم ہے۔

ہندوستان-یو اے ای آزاد تجارتی معاہدہ سے دو طرفہ تعلقات میں گہرائی آئی: وزیر اعظم مودی

نئی دہلی، 19 فروری (ذرائع) وزیر اعظم نریندر مودی نے اتوار کے روز کہا کہ ہندوستان-متحدہ عرب امارات (یو اے ای) کے درمیان ایک سال قبل دستخط کیے گئے آزاد تجارتی معاہدے نے ہندوستانی کاروباریوں کو فروغ دیا ہے اور خلیجی ملک کے ساتھ دو طرفہ تعلقات کو گہرا کیا ہے مسٹر مودی نے ایک ٹویٹ میں کہا کہ" یو اے ای کے ساتھ سی ای پی اے نے ہندوستانی کاروباریوں کو فروغ دیا ہے اور یو اے ای کے ساتھ ہمارے تعلقات کو بھی گہرا کیا ہے۔" انڈیا-یو اے ای جامع اقتصادی شراکت داری کے معاہدے (سی ای پی اے) پر 18 فروری 2022 کو مسٹر مودی اور متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ محمد بن زید النہیان کے درمیان ایک ورچوئل سمٹ کے دوران دستخط کیے گئے تھے۔ وزیر تجارت پیوش گوئل نے ایک ٹویٹ میں کہا کہ" دونوں فریقوں نے انڈیا-یو اے ای سی ای پی اے پر دستخط کیے، جس کا ایک سال مکمل ہو گیا ہے۔" انہوں نے متحدہ عرب امارات کے وزیر مملکت برائے خارجہ تجارت ثانی بن احمد الزیدی کے ساتھ مشترکہ طور پر لکھا گیا ایک مضمون بھی منسلک کیا، جس میں اس معاہدے کو دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات میں ایک اہم موڑ اور سرحد پار تعاون کے ماڈل کے طور پر بیان کیا گیا۔ دبئی میں جمعہ کے روز فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری (فکی) کی جانب سے سفارت خانہ، ابوظہبی، قونصلیٹ جنرل آف انڈیا، دبئی اور دبئی چیمبرز کے اشتراک سے ایک خصوصی کاروباری تقریب کا اہتمام کیا گیا۔ اس تقریب کا اہتمام سی ای پی اے پر دستخط کے ایک سال کی کامیابی کے موقع پر کیا گیا۔

زندہ جلا کر موت کے گھاٹ اتارنے والے جنید اور ناصر کے اہل خانہ سے اویسی کی ملاقات

بھرت پور: آل انڈیا مجلس اتحاد المسلمین کے صدر اسد الدین اویسی نے ہریانہ کے بھیوانی میں راجستھان کے بھرت پور کے دو مسلم نوجوانوں کو زندہ جلائے جانے کے سلسلے میں بھرت پور کا دورہ کیا۔ بھرت پور میں انہوں نے جنید اور ناصر کے اہل خانہ سے ملاقات کی اور ان کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا۔ متاثرہ خاندان سے ملاقات کے بعد اویسی نے صحافیوں سے بات چیت کی۔ اس دوران اویسی نے راجستھان حکومت پر بھی تنقید کی۔ اویسی نے کہا کہ جس وقت جنید اور ناصر کے بارے میں شکایت آئی تھی۔ اسی وقت اگر راجستھان حکومت حرکت میں آجاتی تو وہ راجستھان کی سرحد عبور کرنے میں کامیاب نہ ہوتے۔ انہوں نے کہا کہ مانیسر سے 150 کلومیٹر کا سفر کرنے کے بعد آنا اور ان دونوں کو اغوا کرنے کے بعد ان کی پٹائی کرنا اور انہیں زندہ جلا دینا یہ ایک خوفناک واقعہ ہے۔ اویسی نے کہا کہ جس شخص کا نام ایف آئی آر میں آیا ہے وہ پہلے ہاشم پر گولی چلاتا ہے، لیکن پولیس اسے گرفتار نہیں کرتی۔ وہ ویڈیو پر ویڈیو بنا رہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ ایسے لوگ کون ہیں، کیا یہ ملک کے وزیر اعظم بن گئے ہیں، وزیر اعلیٰ بنے گئے یا ڈی جی پی بن گئے ہیں۔ اگر انہیں روکا نہیں گیا تو یہ ملک کے لیے خطرہ بن جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کسی کو قانون ہاتھ میں لینے کا حق نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہریانہ کے شرپسند عوام کو کھلے عام دھمکیاں دے رہے ہیں۔ ویڈیو بنا کر سوشل میڈیا پر وائرل کر رہے ہیں اور ہریانہ میں مرکزی حکومت ایسے لوگوں کی حمایت کر رہی ہے۔ اویسی نے کہا کہ وہ بھرت پور واقعہ کی اعلیٰ سطح کی تحقیقات کا مطالبہ کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ریاستی حکومت نے معاوضہ دیا ہے۔ جس کا بیٹا چلا گیا اسے معاوضے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ پیسہ کسی شخص کی تلافی نہیں کر سکتا لیکن بی جے پی لیڈر مسلسل غلط بیانات دے رہے ہیں۔ اس لیے ایسے واقعات ہو رہے ہیں۔

کانگریس کا 85 واں کنونشن رائے پور میں منعقد ہوگا، 15000 نمائندے مدعو

نئی دہلی: کانگریس نے کہا ہے کہ چھتیس گڑھ کی راجدھانی رائے پور میں ہونے والی پارٹی کی 85 ویں کنونشن میں تقریباً 15 ہزار نمائندوں کو مدعو کیا گیا ہے، جس میں پارٹی کے ضلع، ریاستی اور قومی سطح کے عہدیداروں کو مدعو کیا گیا ہے۔ کانگریس کے جنرل سکریٹری کے سی وینوگوپال، پارٹی لیڈر طارق انور، پارٹی خزانچی پون بنسل، چھتیس گڑھ کی انچارج کماری سیلجا اور کمیونیکیشن ڈیپارٹمنٹ کے انچارج جے رام رمیش نے اتوار کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں منعقدہ ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں کہا کہ 24 فروری کو ایجنڈا کمیٹی کے افسران کا اجلاس ہوگا جس میں سیشن میں بحث کے موضوعات کی منظوری کے بعد 25 فروری کو صبح 9 بجے سے کنونشن کا آغاز ہوگا جس میں مختلف موضوعات پر تفصیلی بحث شروع ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ میٹنگ میں ادے پور چنتن شیور اور بھارت جوڑو یاترا میں آنے والی سیاسی، اقتصادی، بین الاقوامی، سماجی انصاف، نوجوانوں کے معاملات جیسی تجاویز پر تفصیل سے بات کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کنونشن میں 2024 کے عام انتخابات کے لیے پارٹی کی حکمت عملی پر بھی تبادلہ خیال کیا جائے گا۔ کانگریس لیڈروں نے کہا کہ کنونشن میں تقریباً 15000 نمائندوں کو مدعو کیا گیا ہے، جس میں تمام منتخب عہدیداروں کے علاوہ ضلع، ریاستی اور قومی سطح کے افسران اور کنیا کماری سے کشمیر تک بھارت جوڑو یاترا میں مارچ کرنے والوں کے علاوہ مختلف تنظیموں کے افسران کو شامل کرنے کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سماج کے تمام طبقات کو بھرپور نمائندگی دیتے ہوئے کنونشن میں سب کو مدعو کیا گیا ہے۔

فرمانِ الٰہی

یاد رکھو یہی لوگ فساد پھیلانے والے ہیں لیکن انہیں اس بات کا احساس نہیں ہے۔اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ تم بھی اسی طرح ایمان لے آؤ جیسے دوسرے لوگ ایمان لائے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ کیا ہم بھی اسی طرح ایمان لائیں جیسے بیوقوف لوگ ایمان لائے ہیں؟ خوب اچھی طرح سن لو کہ یہی لوگ بیوقوف ہیں لیکن وہ یہ بات نہیں جانتے۔(سورۃ البقرۃ: ۱۲۔۱۳)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

اوقات نماز

برائے شہر حیدرآباد دکن و اطراف

بہ تاریخ: 28 رجب المرجب 1444ھ
بہ مطابق 20 فروری 2023ء بروزِ پیر

نماز	فجر	ظہر	عصر	مغرب	عشاء
ابتدا	5:40	12:40	4:42	6:25	7:33
انتہا	6:35	4:41	6:24	7:32	5:18

اشراق	6:55	زوال	12:30
ختم سحر	5:29	افطار	6:25

نوٹ: سحری کا بالکل انتہائی وقت لکھ دیا گیا مذکورہ وقت کے بعد بھی کھانے سے روزہ شروع ہی نہیں ہوگا۔

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (اپنے نواسے حسن بن علی کے کان میں نماز والی اذان پڑھتے ہوئے دیکھا (جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی) فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ان کی ولادت ہوئی۔

(جامع ترمذی، سنن ابی داؤد)

asrehazirportal www.asrehazir.com 9908079301 9959279301

دونوں ریاستوں میں شب معراج کے موقع پر روح پرور اجتماعات

حیدرآباد 19 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ اور آندھرا پردیش کی مساجد، زیارت گاہوں اور خانقاہوں میں شب معراج کے سلسلے میں عظیم الشان اور رُوح پرور اجتماعات ہوئے۔لاکھوں کی تعداد میں لوگ رات بھر شب خوانی، ذکر واذکار، قرآن خوانی، درود وسلام، نمازوں کی ادائیگی اور مجالس میں مصروف رہے۔اس دوران علمائے کرام نے فلسفہ معراج العالم پر روشنی ڈالی۔شہر حیدرآباد میں خلوت پلے گراونڈ، چوک کی مسجد، مکہ مسجد میں سب سے بڑے اجتماعات منعقد ہوئے جہاں پر ہزاروں کی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔مسجد چوک میں بعد نماز عشاء قدیم مرکزی جلسہ معراج النبیؐ منعقد کیا گیا۔جلسہ سے مولانا محمد حسام الدین ثانی جعفر پاشاہ نے فضائل شب معراج پر تفصیلی خطاب کیا۔کل ہند مجلس تعمیر ملت کی جانب سے مسجد عالمگیر میر پیٹ اور مسجد محمدیہ کرشنا نگر میں جلسہ ہائے معراج النبیؐ کا انعقاد عمل میں لایا گیا۔شاہی مسجد باغ عامہ میں سینکڑوں مسلمانوں نے نماز عشاء ادا کی۔امام وخطیب حافظ وقاری مولانا احسن محمد الحمومی نے امامت کی۔بعد نماز عشاء انہوں نے فضائل شب معراج بیان کئے۔اس موقع پر شب معراج سے ایک دن پہلے قبرستانوں کی بھی صفائی کا کام تلنگانہ وقف بورڈ کی جانب سے بڑے پیمانے پر کیا گیا تھا۔شب معراج کے موقع پر قبرستانوں میں قبور کی زیارت کرنے آنے والوں کے لئے روشنی کا انتظام کیا گیا تھا۔شب معراج اور اتوار کی صبح بھی لوگ کثیر تعداد میں قبرستانوں میں اپنے مرحومین کے لئے ایصال ثواب اور ان کی قبور کی زیارت کرتے ہوئے دیکھے گئے۔انتظامیہ نے اس کیلئے خصوصی انتظامات کئے تھے۔لوگوں نے ان روح پرور اجتماعات میں فلسفہ معراج، عظمت معراج، مقاصد معراج اور پیغام معراج کی عالمانہ طرز وانداز میں کی گئی تشریح اور خطابت سے بھرپور استفادہ کیا۔عمائدین ملت اور زعمائے ملت نے کہا کہ آقائے نامدار پیغمبر آخر الزماںؐ نے مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ پھر وہاں سے مقام قاب وقوسین اور لامکان تک کا جو سفر فرمایا تھا اسے اسریٰ اور معراج کہا جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ معراج النبیؐ کا عظیم الشان عملی واقعہ اور بے نظیر معجزہ دراصل انسانی فکر اور شعور کے انقلاب کا نام ہے۔حضرت محسن انسانیتؐ کی معراج کے واقعہ سے ہی انسانی دنیا میں تحقیق، تفتیش، تلاش اور جستجو کی تڑپ پیدا ہوئی اور دور حاضر کا انسان چاند اور ستاروں پر کمندیں ڈالنے کا اہل بن سکا۔انہوں نے کہا کہ معراج کے اہم واقعہ میں بے پناہ عبرت اور نصیحت کے ساتھ ساتھ دعوت وموعظت کے بھی بے شمار پہلو پنہاں ہیں جو ہر دور اور ہر زمانے میں اہل حق اور اہل فکر کیلئے مشعل راہ ہیں۔سماج اور معاشرہ کی بگڑتی صورتحال، دین سے دوری، اسلامی شعائر اور دین کی بنیادی تعلیمات سے ناواقفیت، بے راہ روی کے بڑھتے ہوئے منفی رجحانات گھریلو تشدد، منشیات کی وبا اور دین کی آڑ میں بے دینی کو فروغ دینے کی منظم کوششوں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے علما نے معاشرے کی ہمہ جہت اصلاح کیلئے والدین، اساتذہ، معزز شہریوں اور سماج کے باشعور افراد سے تعاون طلب کیا تاکہ ہماری نئی نسل کا دینی اور تعلیمی مستقبل روشن اور درخشاں ہو اور ایک اسلامی وفلاحی معاشرہ وجود میں آسکے۔اے پی کے مختلف مقامات پر بھی شب معراج کی مناسبت سے بڑے بڑے اجتماع منعقد ہوئے۔ہزاروں لوگوں نے شب معراج کے روح پرور اجتماعات میں شرکت کی۔

موجودہ حالات میں مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور مساجد پر حملے دین سے دوری کا نتیجہ

اسٹڈی سرکل تعمیر ملت کا جلسہ "معراج مصطفویؐ"۔محمد سیف الرحیم قریشی اور ڈاکٹر رفیع الدین فاروقی کا خطاب

حیدرآباد۔17 رفروری (پریس نوٹ) نائب معتمد عمومی جناب محمد سیف الرحیم قریشی نے کہا کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کے خلاف سازشیں اور مساجد پر حملہ ہماری دین سے دوری کا نتیجہ ہے۔نمازوں کی پابندی ہم سب پر لازم کرلینے کی ضرورت ہے۔جناب محمد سیف الرحیم قریشی نے مصلیٰ گلشن خلیل مانصاحب ٹینک میں ہفتہ کو بعد نماز عشاء اسٹڈی سرکل کل ہند مجلس تعمیر ملت کے زیر اہتمام منعقدہ جلسہ "معراج مصطفویؐ" سے صدارتی خطاب کرتے ہوئے ان خیالات کا اظہار کیا اور حضرت انس بن مالک کی روایت کردہ حدیث شریف کے حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریمؐ کو آسمان کی سیر کروائی جس پر کامل یقین ہمارے ایمان کی علامت ہے جس سے انکار کفر ہے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے معراج کے موقع پر ہی حضور اکرمؐ کو پانچ نمازوں کا تحفہ دیا جس کی پابندی ہم سب پر لازم وملزوم ہے اس کی بجائے ملت اسلامیہ کے بچوں کو دینی معلومات سے زیادہ سوشل میڈیا اور موبائل وانٹرنیٹ سے دلچسپی ہوگئی ہے جس کے سبب وہ دینی ومذہبی معلومات سے کوسوں دور ہوتے جارہے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج کی رات ہم سب کو عہد کرلینے کی ضرورت ہے کہ ہم اپنے رشتہ داروں اور دوست احباب سے جانے انجانے میں سرزد غلطیوں پر توبہ واستغفار کرتے ہوئے ان سب کو معاف کرکے ایک دوسرے کے ساتھ تعلقات میں بہتری پیدا کریں جس سے اللہ کی خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔جلسہ کا آغاز قاری محمد سلیمان کی قرأت اور حافظ وقاری محمد سمیر کی نعت شریف سے ہوا۔قبل ازیں معتمد اسٹڈی سرکل ڈاکٹر یوسف حامدی نے خیر مقدمی کلمات پیش کرتے ہوئے جلسہ کے انعقاد پر روشنی ڈالی۔اسلامک اسکالر ڈاکٹر رفیع الدین فاروقی نے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ نبی اکرمؐ کی مکمل حیات طیبہ 63 سال پر مشتمل ہے۔اور واقعہ معراج روحانی یا خوابی سفر نہیں بلکہ جسمانی سفر ہے جس پر تمام مفسرین ومحدثین اور متکلمین کا اتفاق ہے اور کہ اللہ تعالیٰ نے پندرہویں پارہ کی پہلی آیت میں ہی اس تعلق سے تمہید بنادھی ہے۔انہوں نے کہا کہ امام اعظم حضرت ابوحنیفہ نے معراج النبیؐ کو حق قرار دیتے ہوئے فرمایا کہ اس پر تمام مسلمانوں کو اعتماد کرنا چاہئے کیوں کہ قرآن مجید میں اس کا تذکرہ آیا ہے اس کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہے۔انہوں نے کہا کہ نمازوں کی پابندی کرنا ہی معراج کا پیغام ہے۔انہوں نے کہا کہ سفر معراج کے دوران حضور اکرمؐ کو دوزخ کا مشاہدہ کروایا گیا جہاں مختلف برائیاں کرنے والوں کا انجام بتایا گیا اور عرش معلیٰ پر جنت کی سیر بھی کروائی گئی اور اللہ تعالیٰ سے ہم کلامی کا شرف بھی حاصل ہوا۔انہوں نے اس سلسلہ مختلف آیتوں کا حوالہ بھی دیا۔منزلوں میں مدینہ کے موقع پر نمازوں کا تحفہ دیا۔ڈاکٹر رفیع الدین فاروقی نے کہا کہ سفر معراج سے واپسی کے بعد نبی پاکؐ کی سب سے پہلی ملاقات ابوجہل سے ہوئی تو آپؐ نے معراج کا واقعہ بیان کیا جس کو ابوجہل اور کافروں نے جھٹلایا اور اس واقعہ کا تذکرہ حضرت ابوبکرؓ سے کیا تو آپؓ نے اس کی تصدیق فرمائی جس کے ساتھ ہی اسی وقت سے آپ کا لقب صدیق ہوگیا تب سے حضرت ابوبکر کو ابوبکر صدیقؓ کہا جاتا ہے۔انہوں نے علمائے کرام وواعظین کو مشورہ دیا کہ وہ اختلافی مسائل کو بیان کرنے سے پرہیز کریں جس سے ملت اسلامیہ میں انتشار کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔انہوں نے مسلمانوں بالخصوص نوجوانوں کو تلقین کی کہ وہ جھوٹ وفریب اور وعدہ خلافی سے اجتناب کریں جس سے اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ہوتی ہے اور کہا کہ نمازوں کی پابندی کریں کیوں کہ نماز مومن کی معراج ہے۔معتمد اسٹڈی سرکل ڈاکٹر یوسف حامدی نے شکریہ ادا کیا اور کارروائی چلائی۔

تلنگانہ میں خواتین کی صحت پر خصوصی طبی پروگرام

حیدرآباد 19 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کا محکمہ صحت خواتین کی صحت کے سلسلہ میں ایک خصوصی پروگرام شروع کرے گا۔ریاستی حکومت 8 مارچ کو یوم خواتین کے موقع پر یہ خصوصی پروگرام شروع کرے گی۔یہ پروگرام خواتین کی صحت کے مسائل کا جلد پتہ لگانے اور علاج فراہم کرنے کے مقصد سے بنایا گیا ہے۔ہر ماہ ہر عمر کی خواتین کے لیے صحت سے متعلق ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا۔ہفتے میں ایک دن طبی خدمات کے لیے مختص کیا جائے گا۔اس کے ایک حصہ کے طور پر ہر ماہ ایک طبی مسئلہ پر ایک پروگرام کیا جائے گا جیسے کہ خون کی کمی، کینسر کی تشخیص، غذائیت کی کمی کا پتہ لگانا، پیشاب کی نالی کے انفیکشن، وزن سے متعلق مسائل وغیرہ۔وزیر صحت ہریش راؤ نے پہلے ہی اعلیٰ عہدیداروں سے اس پروگرام پر عمل کے سلسلہ میں تبادلہ خیال کیا ہے۔یہ پروگرام پرائمری ہیلت سنٹر سے لے کر ٹیچنگ ہسپتالوں تک ایک سال کے لیے چلایا جائے گا۔

سریاپیٹ میں خصوصی ورکشاپ کا اہتمام

سریاپیٹ: 19 رفروری (پریس نوٹ) محمد عمار عابد امام وخطیب مدینہ مسجد وناظم مجلس علمیہ ضلع سریاپیٹ کے بموجب مجلس علمیہ تلنگانہ و آندھرا کے زیر اہتمام اور ادارہ تعلیم الہدایت کے کے روڈ سریاپیٹ کے زیر انتظام حفاظ کرام، دینی مدارس کے طلباء، دعوت وتبلیغ کی محنت سے جڑے ہوے ساتھیوں، ناظرہ قرآن مجید مکمل کیے ہوے طلباء اور اسی طرح دینی مدارس کے وہ طلباء جو تعلیم مکمل نہیں کرسکے ان تمام کے لئے ایک خصوصی ورکشاپ، ادارہ تعلیم الہدایت میں 26 فروری مطابق 5 شعبان المعظم 1444ھ سے 22 مارچ 29 شعبان المعظم 1444ھ تک رکھا جارہا ہے۔اوقات: صبح نو بجے سے شام چار بجے تک ہوں گے۔ورکشاپ کی خصوصیات: قرآن مجید کا دور حسب استطاعت، منتخب سورتوں کا حفظ، نورانی قاعدہ کی تصحیح، امامت کے ضروری مسائل کا مذاکرہ، مکتب میں پڑھانے کی تربیت، گاؤں دیہات میں جمعہ وعیدین کے موقع پر تلگو اور دہقانی اردو میں تقریر کی مشق، بیسک اردو زبان لکھنا پڑھنا اور بیسک انگلش گرامر سکھایا جائے گا۔جو حضرات دلچسپی رکھتے ہوں وہ ان نمبرات پر رابطہ کرکے اپنا نام رجسٹر کرادیں۔رجسٹریشن کی آخری تاریخ 24 فروری 2023 3 شعبان المعظم ہے۔رجسٹریشن فیس 200 روپے ہے۔ 9885123019 8341388163/9182148774

ماہانہ اجتماع برائے خواتین وطالبات

حیدرآباد: 19 رفروری (عصر حاضر) حافظ عبدالغفار اشرفی کی اطلاع کے بموجب ماہانہ اجتماع برائے خواتین بہ تاریخ 5 رمارچ 2023ء بہ بروزِ اتوار بہ وقت 2:30 ربجے دن بہ مقام: دھتا نگر روڈ نمبر 2 روبرو مدرسہ تعلیم القرآن کنچن باغ پولیس اسٹیشن حیدرآباد منعقد ہوگا۔اس اجتماع سے محترمہ شیما نذیر صاحبہ کا استقبالِ رمضان کے عنوان پر خصوصی خطاب فرمائیں گی۔اجلاس کا آغاز محمد ایہام الدین زہیر کی قرأت کلام پاک سے ہوگا۔جبکہ عائزہ تحسین دربارِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ہدیہ نعت پیش کریں گی۔عامۃ المسلمین سے درخواست ہے کہ وہ اپنی خواتین کو اس بامقصد اجلاس میں بھیج کر استفادہ کا موقع دیں۔مزید تفصیلات کے لیے رابطہ کریں: 9551007786/ 9154647415

حیدرآباد کے پرانے شہر میں پتھر گٹی کی عمارت کے سامنے ہفتہ کے روز حسامیہ گرومس اسٹوڈیو کے افتتاح کے موقع پر عارف باللہ حضرت شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی دامت برکاتہم، حضرت شاہ محمد ظلال الرحمن صاحب فلاحی دامت برکاتہم، الحاج محمد فاروق علی حسامی حسامیہ لباس گھر، محمد عفران علی حسامی اور محمد عمران علی حسینی حسامیہ دیکھے جاسکتے ہیں۔تصویر: اسٹائل فوٹو سروس۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

عصرِ حاضر ای پیپر
ASR-E-HAZIR
آئینۂ دکن
20 رفروری 2023ء بہ روزِ پیر

ایم ایل اے شنکر نائیک کے خلاف نامناسب ریمارکس۔ وائی ایس شرمیلا گرفتار

وائی ایس شرمیلا نے کہا: تلنگانہ ہندوستان کا افغانستان ہے اور کے سی آر اس کے طالبان، تلنگانہ میں کوئی آئین نہیں ہے

حیدرآباد 19 فروری (عصر حاضر نیوز) وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی کی سربراہ وائی ایس شرمیلا کو تلنگانہ کی حکمران جماعت بی آر ایس کے رکن اسمبلی شنکر نائیک کے خلاف نامناسب ریمارکس پر گرفتار کرلیا گیا۔ رکن اسمبلی کے حامیوں اور بی آر ایس کے کارکنوں نے ان کی محبوب آباد میں جاری یاترا کو روک دیا جس سے وہاں پر کشیدہ صورتحال پیدا ہوگئی۔ پولیس، شرمیلا کو گرفتار کرتے ہوئے پولیس اسٹیشن لے گئی۔ بی آر ایس لیڈروں نے شرمیلا کے خلاف پولیس سے شکایت کی جس کے بعد ایس سی، ایس ٹی انسداد مظالم ایکٹ کے تحت مقدمہ درج کیا گیا۔ پولیس نے ان کی یاترا کی اجازت بھی منسوخ کردی۔ پولیس نے کہا کہ شرمیلا کو امن وسلامتی میں خلل ڈالنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا۔ اسی دوران شرمیلا کے ان ریمارکس پر بی آر ایس کے کارکنوں نے احتجاج کیا۔ ایم ایل اے شنکر نائیک کی بیوی سیتا مہالکشمی نے اس واقعہ پر تشویش کا اظہار کیا اور کہا کہ شرمیلا کو معذرت کرنی چاہئے۔ اس احتجاج میں بی آر ایس لیڈران اور کارکنوں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ وائی ایس آر تلنگانہ پارٹی کے فلکسی بورڈس کو نذر آتش کردیا گیا۔ بی آر ایس لیڈروں نے انتباہ دیتے ہوئے کہا کہ شرمیلا اپنے ریمارکس واپس لیں۔ پولیس نے بی آر ایس لیڈروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنا احتجاج فوری طور پر ختم کردیں۔ وائی ایس آر ٹی پی چیف وائی ایس شرمیلا نے اتوار کو کہا

کہ تلنگانہ ہندوستان کا افغانستان ہے اور کے سی آر اس کے طالبان ہیں۔ محبوب آباد میں میڈیا کے نمائندوں سے بات کرتے ہوئے شرمیلا نے کہا،" وہ (تلنگانہ کے سی ایم کے سی آر) ایک آمر ہے، وہ ایک ظالم ہے، تلنگانہ میں کوئی ہندوستانی آئین نہیں ہے، صرف کے سی آر کا آئین ہے۔ تلنگانہ ہندوستان کا افغانستان ہے اور کے سی آر اس کے طالبان ہیں۔ اتوار کو تلنگانہ پولیس نے وائی ایس شرمیلا کو محبوب آباد کے ایم ایل اے اور بی آر ایس لیڈر شنکر نائک کے خلاف مبینہ طور پر نامناسب ریمارکس کرنے کے الزام میں حراست میں لے لیا۔ محبوب آباد قصبے میں امن و امان کے مسائل سے بچنے کے لیے پولیس نے شرمیلا کو حیدرآباد منتقل کیا۔ انہوں نے اس کے خلاف تعزیرات ہند کی دفعہ 504 کے تحت ایک مقدمہ درج کیا ہے۔ ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے وائی ایس شرمیلا نے مبینہ طور پر محبوب آباد کے ایم ایل اے پر اپنے وعدوں کو پورا نہ کرنے پر حملہ کیا اور کہا کہ آپ نے لوگوں سے بہت سے وعدے کیے، جو آپ نے پورے نہیں کیے ہیں۔ اس واقعہ کے بعد، بھارت راشٹرا سمیتی (بی آر ایس) نے محبوب آباد کے ایم ایل اے کے خلاف ان کے مبینہ توہین آمیز ریمارکس پر وائی ایس شرمیلا کے خلاف ضلع میں دھرنا دیا۔ سڑک پر موجود مظاہرین "گو بیک شرمیلا" کے نعرے لگا کر اور پارٹی کے ہورڈنگز اور فلیکسز کو جلا کر YSRTP سربراہ کے خلاف اپنا غصہ ظاہر کیا۔

سوریہ پیٹ میں زلزلے کے ہلکے جھٹکے

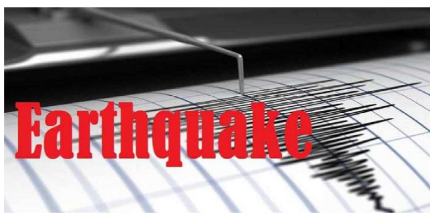

حیدرآباد 19 فروری (ذرائع) تلنگانہ کے ضلع سوریہ پیٹ میں زلزلے کے ہلکے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ ضلع کے چنتالا پالم اور میلا چیرو منڈلوں میں آج صبح تقریباً دس سکنڈس کے لئے یہ جھٹکے محسوس کئے گئے جس کے ساتھ ہی مقامی افراد خوفزدہ ہوگئے۔ کئی افراد ان جھٹکوں کے ساتھ ہی گھروں سے باہر نکل گئے اور بیشتر افراد کو اپنے رشتہ داروں کی خیریت بذریعہ فون معلوم کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ان جھٹکوں کے نتیجہ میں کسی بھی قسم کے جانی یا مالی نقصان کی کوئی اطلاع نہیں ملی ہے۔ مقامی افراد نے کہا کہ آج صبح 7 بجکر 25 منٹ پر یہ جھٹکے چنتالا پالم اور میلا چیرو منڈلوں کے بیشتر مواضعات میں محسوس کئے گئے۔ ان افراد نے نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ ماضی میں ان علاقوں میں کئی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے ہیں۔ اسی دوران آندھرا پردیش کے پلی چنتالا پروجیکٹ میں بھی زلزلے کے جھٹکے محسوس کئے گئے۔ مقامی لوگوں نے کہا کہ ان جھٹکوں کے نتیجہ میں کچھ دیر زمین سے زوردار آواز آئی جس کے ساتھ ہی وہ جان بچانے کے لئے اپنے گھروں سے نکل کر کھلے آسمان کے نیچے آگئے۔

بی جے پی صدر جے پی نڈا جاریہ ماہ کے اواخر میں تلنگانہ کا دورہ کریں گے

حیدرآباد 19 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ میں بی جے پی کو مستحکم کرنے کیلئے پارٹی منصوبے تیار کررہی ہے۔ پارٹی کی جانب سے تاحال 11000 کارنر میٹنگس منعقد کی جارہی ہیں۔ پارٹی کے ذرائع کے مطابق اس پر بہتر عوامی ردعمل حاصل ہورہا ہے۔ ہر حلقہ میں ایک کارنر میٹنگ منعقد کی جارہی ہے۔ ریاست کو مرکز کی جانب سے جاری کردہ فنڈس، کتنی اسکیمات کے ذریعہ کتنے فنڈس جاری کئے جارہے ہیں، اس کی تفصیلات بتائی جارہی ہیں۔ جاریہ ماہ کے اواخر میں بی جے پی کے قومی صدر جے پی نڈا ریاست کا دورہ کریں گے۔ نڈا جلسہ سے خطاب کریں گے تاہم یہ جلسہ کہاں منعقد

کیا جائے، اس پر پارٹی کے لیڈروں کی جانب سے تبادلہ خیال کیا جارہا ہے۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ جب کبھی بھی ریاست میں انتخابات ہوں، بی جے پی اس کے لئے تیار ہے۔ اسی کی تیاری کے حصہ کے طور پر کارنر میٹنگس منعقد کی جارہی ہیں۔ ہر ضلع اور منڈل کی سطح پر یہ کارنر میٹنگ منعقد کی جارہی ہیں جبکہ متحدہ اضلاع میں بڑے پیمانہ پر جلسے منعقد کئے جارہے ہیں جن سے پارٹی کی مرکزی قیادت سے تعلق رکھنے والے اہم لیڈران شرکت کریں گے۔ علاوہ ازیں دیگر ریاستوں کے بی جے پی کے وزرائے اعلیٰ کو بھی شرکت کے لئے مدعو کیا جارہا ہے۔ پارٹی نے مزید جارحانہ انداز میں ریاستی حکومت کے خلاف مہم چلانے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس مہم کے دوران بی آر ایس کی ناکامی کے ساتھ ساتھ مودی حکومت کی اسکیمات سے عوام کو واقف کروایا جائے گا۔

عبدالقدیر خان کی موت کے ذمہ دار پولیس اہلکاروں کو گرفتار کریں، محمد علی شبیر کا مطالبہ

حیدرآباد، 19 فروری: سابق وزیر اور تلنگانہ قانون ساز کونسل میں اپوزیشن کے سابق قائد محمد علی شبیر نے اتوار کو ریاستی حکومت سے محمد عبدالقدیر خان کی موت کی تحقیقات کے لیے ایک خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) قائم کرنے کا مطالبہ کیا، جس نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔ عبدالقدیر خان جس کو میدک پولس اہلکاروں کی شدید چوٹوں کی وجہ سے موت ہوگئی۔ مزید، انہوں نے کہا کہ اس واقعہ میں ملوث تمام پولیس اہلکاروں کے خلاف قتل کا مقدمہ درج کیا جانا چاہئے اور انہیں فوری طور پر گرفتار کیا جانا چاہئے۔ انہوں نے متاثرہ خاندان کو 50 لاکھ روپے معاوضہ دینے کا بھی مطالبہ کیا۔ محمد علی شبیر نے حراستی موت کو چھپانے کی کوشش کرنے پر تلنگانہ پولیس کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے پوچھا کہ" وزیر داخلہ محمود علی اس معاملے پر کیوں خاموش ہیں؟ وہ کم از کم قدیر خان کی حراست میں موت کا اعتراف کیوں نہیں کر رہے؟ کیا یہ KCR حکومت کی 'فرینڈلی پولیسنگ' کی مثال ہے؟" ۔کانگریس لیڈر نے کہا کہ قدیر خان کی پولس تشدد سے موت نے تلنگانہ پولیس کے کام کاج پر کئی سوال کھڑے کر دیئے ہیں۔" قدیر خان کو سب سے پہلے حیدرآباد کے پرانے شہر سے چوری کے ایک مقدمے میں ایک مشتبہ شخص کے طور پر اٹھایا گیا تھا؛ میدک کے ایک پولیس اسٹیشن میں پانچ دن تک وحشیانہ تشدد کیا گیا اور پھر اسے غیر قانونی طور پر گھر میں نظر بند کر دیا گیا۔ اسے طبی امداد سے انکار کر دیا گیا حالانکہ اس کے کئی فریکچر ہوئے تھے۔ ریڑھ کی ہڈی کی ٹوٹ پھوٹ اور گردوں کی خرابی، اسے گھر میں نظر بندی سے بچ کر خود کو حیدرآباد کے گاندھی اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ قدیر خان کے اسپتال میں داخل ہونے کے بعد سے میڈیا اس واقعے کے بارے میں رپورٹ کر رہا ہے اور متاثرہ نے خود ایک ویڈیو ریکارڈ کی جس میں بتایا گیا کہ وہ کیسے پولیس کی طرف سے تشدد کیا گیا لیکن نہ ہی وزیر داخلہ، ڈی جی پی یا دیگر پولیس حکام نے کوئی ردعمل ظاہر کیا اور اب ان کی موت کے بعد وہ سب کچھ چھپانے کی کوشش میں مصروف ہیں۔

ریاستی وزیر پرشانت ریڈی نے کار چلاتے ہوئے نئے سکریٹریٹ کے کاموں کا جائزہ لیا

حیدرآباد 19 فروری (عصر حاضر نیوز) تلنگانہ کے وزیر عمارات وشوارع پرشانت ریڈی نے خود کار چلاتے ہوئے ریاست کے نئے سکریٹریٹ کے کاموں کا جائزہ لیا۔ انہوں نے انجینئروں اور کنٹریکٹرس پر واضح کیا کہ سکریٹریٹ کی عمارتوں کے کام کے آخری مرحلہ میں تیزی لانی چاہئے۔ وزیر موصوف نے تقریباً دو گھنٹے تک سکریٹریٹ کے کاموں کی پیشرفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے کاموں کے بارے میں انجینئرس اور کنٹریکٹرس سے معلومات حاصل کیں اور کئی تجاویز بھی دیں۔ پرشانت ریڈی نے سکریٹریٹ کے اطراف کی سڑکوں، ریلنگ اور دیگر ڈھانچوں کا بھی معائنہ کیا۔ واضح ہو کہ 17 رفروری کو تلنگانہ سکریٹریٹ کا باضابطہ افتتاح عمل میں آنے والا تھا لیکن ریاست میں انتخابی ضابطہ اخلاق کے نفاذ کے باعث اس کو ملتوی کردیا گیا۔ ریاستی حکومت نے اس نئی عمارت کو بابائے قوم ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر سے موسوم کیا ہے۔

جرائم وحادثات

متحدہ نلگنڈہ ضلع میں سڑک حادثات۔ دو نوجوان ہلاک

نلگنڈہ: 19 فروری (عصر حاضر) تلنگانہ کے متحدہ نلگنڈہ ضلع میں پیش آئے سڑک حادثات میں دو نوجوان ہلاک ہوگئے۔ یہ علحدہ علحدہ سڑک حادثات اتوار کی صبح کی اولین ساعتوں میں پیش آئے۔ شیوراتری کی تقریب سے واپسی کے دوران موٹر سائیکل کے سوریہ پیٹ کے کوتھا تانڈہ کے قریب بائیک، ٹھہری ہوئی لاری سے ٹکرا گئی۔ اس حادثہ میں 22 سالہ پون ہلاک ہوگیا۔ پولیس نے کہا کہ اس نے ہیلمٹ نہیں پہنی تھی۔ ایک اور حادثہ نلگنڈہ ضلع کے تیرتی علاقہ میں اُس وقت پیش آیا جب دو بائیکس کا تصادم ہوگیا۔ اس حادثہ میں ایک نوجوان ہلاک ہوگیا اور دوسرا شدید زخمی ہوگیا۔

شادی شدہ خاتون کی کار میں اجتماعی عصمت دری

حیدرآباد 19 فروری (عصر حاضر نیوز) حیدرآباد کے نارسنگی علاقہ میں شادی شدہ خاتون کی کار میں اجتماعی عصمت دری کا واقعہ پیش آیا۔ پیراں چیرو علاقہ میں اس خاتون کا اغوا کرتے ہوئے ڈکیتی کرنے والوں نے اس کی عصمت دری کی اور اس کے طلائی زیورات زبردستی طور پر چھین لئے۔ بعد ازاں اس خاتون کو گنڈی پیٹ علاقہ میں چھوڑ کر ملزمین فرار ہونے میں کامیاب رہے۔ اس واقعہ کی اطلاع متاثرہ نے اپنے شوہر سے کی جس کے بعد اس کا شوہر اس کو گھر لے گیا اور پولیس سے شکایت کی جس کے بعد پولیس نے اس خصوص میں ایک معاملہ درج کرکے ملزمین کی تلاش شروع کردی۔ پولیس، سی سی ٹی وی فوٹیجس کا تجزیہ کررہی ہے تاکہ اس سلسلہ میں شواہد کا پتہ چلایا جاسکے اور یہ بھی پتہ چلایا جاسکے کہ ملزمین کہاں فرار ہوئے ہیں۔ سمجھا جاتا ہے کہ ملزمین حالت نشہ میں تھے۔

پرکاشم ضلع میں چلتی لاری میں آگ لگ گئی

پرکاشم: 19 فروری (ذرائع) آندھراپردیش کے ضلع پرکاشم میں چلتی لاری میں آگ لگ گئی۔ یہ واقعہ ضلع کی قومی شاہراہ پر پیش آیا۔ یہ لاری، چیما کرتی سے نیلور ضلع کے رامیا پٹنم کورٹ کی سمت جارہی تھی کہ اس میں اچانک آگ لگ گئی۔ سمجھا جاتا ہے کہ گنجائش سے زیادہ لوڈ ہونے کی وجہ سے اس لاری میں شارٹ سرکٹ ہوا جس کے نتیجہ میں اس لاری میں آگ لگ گئی۔ اس واقعہ کے نتیجہ میں سڑک پر گذرنے والی دوسری گاڑیوں کے سوار خوفزدہ ہوگئے۔ اطلاع ملتے ہی فائر بریگیڈ کے اہلکاروں نے وہاں پہنچ کر آگ پر قابو پایا۔ اس واقعہ میں لاری کا ڈرائیور محفوظ رہا۔

گدوال ضلع میں سڑک حادثہ۔ تین افراد ہلاک

گدوال: 19 فروری (ایجنسی) تلنگانہ کے جوگولامبا گدوال ضلع میں پیش آئے سڑک حادثہ میں تین افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ کل شب ضلع کے بائی رام پور دیہات کے حدود میں اُس وقت پیش آیا جب مرغیوں کے لوڈ کے ساتھ جانے والی بولیرو گاڑی کے ڈرائیور نے توازن کھودیا جس کے نتیجہ میں یہ گاڑی، بائیک سے ٹکرا گئی۔ حادثہ اتنا شدید تھا کہ تین افراد موقع پر ہی ہلاک ہوگئے۔ مہلوکین کی شناخت شیکھر، سائی اور رفیع کے طور پر کی گئی ہے جو ضلع کے کوری پاڈو گاوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ عالم پور میں شیوراتری کی تقریب میں شرکت کے بعد واپسی کے دوران یہ حادثہ پیش آیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس مقام حادثہ پر پہنچی جس نے اس سلسلہ میں ایک معاملہ درج کرکے لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لئے بھیج دیا۔

اے پی کے باپٹلہ میں سڑک حادثہ۔ 5 افراد ہلاک

باپٹلہ 19 فروری (یو این آئی) آندھراپردیش کے باپٹلہ میں پیش آئے سڑک حادثہ میں 5 افراد ہلاک ہوگئے۔ یہ حادثہ ضلع کے کورس پاڈو منڈل میں کل شب اُس وقت پیش آیا جب اونگول سے سے گنٹور کی سمت جانے والی کار جس کا ٹائر پنکچر ہوگیا تھا، کے ڈرائیور نے توازن کھودیا اور یہ کار، ڈیوائیڈر پر چڑھ کر سڑک کی دوسری سمت چلی گئی اور اسی دوران مخالف سمت سے آنے والی تیز رفتار لاری نے اس کار کو ٹکر دیدی۔ یہ لاری، گنٹور سے اونگول کی سمت جارہی تھی۔

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

کشمیر میں بلڈوزر مہم: ہم جان دے دیں گے مگر زمین نہیں

کشمیر میں مقبول احمد اُن ہزاروں بے گھر کشمیریوں میں شامل ہیں جنھوں نے برسوں کی تلاش کے بعد شہر کی ایک جھونپڑ پٹی میں دو کمروں کا گھر تعمیر کیا۔ ایسی بستیوں کو حکومت کی طرف سے بجلی، پانی اور سڑکوں جیسی سہولت بھی میسر ہے لیکن گورنر انتظامیہ نے گزشتہ ماہ 'لینڈ گرانٹس ایکٹ' میں کئی ضابطوں کا اضافہ کر کے سبھی 'ناجائز' تعمیرات کو ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ مقبول احمد کو بھی سرکاری نوٹس موصول ہوا اور اس نوٹس نے ان کی زندگی کو چالیس سال پیچھے دھکیل دیا۔ وہ ایک بار پھر سے بے گھر ہو گئے ہیں۔ حکومت کی طرف سے 'ناجائز' یا 'غیر قانونی' قرار دی جا چکیں تعمیرات کو گرانے کی مہم زوروں پر ہے اور ہر روز حکومت کے بُلڈوزر تعلیمی اداروں، دکانوں، مکانوں اور دیگر تعمیرات کو منہدم کر رہے ہیں۔ اس نئی مہم کے تحت کسی کی دکان جا رہی ہے، کسی کا مکان اور کسی کی زرعی زمین۔ مقبول احمد سرینگر کی 'شاہین کالونی' میں رہتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ 'ہماری تین نسلیں یہاں رہ چکی ہیں۔ ہم کہاں جائیں۔ یہاں کے لوگ خاکروب یا مزدور ہیں۔ اگر 70 سال سے غیر قانونی نہیں تھا تو اب کیسے ہوگیا۔ پہلے حکومت نے کہا کہ غریبوں کو چھیڑا نہیں جائے گا لیکن ہم کو فون پر نوٹس بھیج دیا گیا اور سات دن کے اندر مکان خالی کرنے کا حکم ملا۔ یہ کون سا انصاف ہے۔' حکمران جماعت بھارتیہ جنتا پارٹی کے مقامی لیڈر الطاف ٹھاکر اس بارے میں کہتے ہیں کہ 'بابا کا بلڈوزر تو چلے گا، جن لوگوں نے غیر قانونی طور پر زمینیں ہڑپ کی ہیں، اُن سے واپس لی جا رہی ہیں، غریبوں کو تنگ نہیں کیا جائے گا۔' جموں کشمیر کے لیفٹیننٹ گورنر منوج سنہا نے یہ اعلان بہت پہلے کیا کہ چند گز زمین پر بنے غریبوں کے مکان یا دکان متاثر نہیں ہوں گے لیکن 'بابا کا بُلڈوزر' ہر جگہ چل رہا ہے۔ سرکاری اعداد و شمار کے مطابق گزشتہ چند ہفتوں کے دوران جموں اور کشمیر صوبوں میں ڈیڑھ لاکھ کنال کی سرکاری زمینوں پر مختلف لوگوں کا قبضہ ختم کیا گیا۔ جموں کے آر ایس پورہ، کٹھوعہ اور سانبہ اضلاع میں ہندوؤں کے ایسے 5700 خاندان رہتے ہیں جو 1947 میں تقسیم ہند کے وقت پاکستان سے ہجرت کر کے یہاں آئے تھے۔ ان لوگوں کو کبھی بھی شہریت نہیں ملی تھی لیکن اگست 2019 میں جب کشمیر کی خودمختاری ختم کر دی گئی تو انھیں باقاعدہ شہریت دی گئی۔ انھیں سرکاری زبان میں 'مغربی پاکستان کے مہاجر' کہا جاتا ہے لیکن حکومت کی مہم ان لوگوں کو بھی متاثر کر رہی ہے۔ کٹھوعہ کے جمرال گاؤں میں رہنے والی 80 سالہ سوما دیوی کہتی ہیں کہ 'ہم جب یہاں آئے تو یہاں جنگل اور جھاڑیوں کے بغیر کچھ نہیں تھا۔ ہم نے ان زمینوں کو سینچا، فصل اگائی اور یہی ہماری روزی روٹی ہے۔ ہم تو خوش تھے کہ دفعہ 370 ہٹائی گئی کیونکہ ہمیں شہریت ملی، ہمیں کیا معلوم تھا کہ ہم غریبوں پر ہی آفت آئے گی۔' سوما دیوی کہتی ہیں کہ حکومت کو پہلے اُن کے لیے متبادل انتظام کرنا ہوگا تب ہی وہ اپنی زرعی زمینوں سے دستبردار ہوں گے۔ وہ کہتی ہیں کہ 'حکومت کو کوئی حق نہیں کہ وہ اِن زمینوں کو سرکاری زمین قرار دے جن میں ہمارا خون اور پسینہ ہے۔ ہم جان دیں گے مگر زمین نہیں دیں گے۔' حکومت نے گزشتہ تین سال کے دوران 800 سے زیادہ وفاقی قوانین کو جموں کشمیر پر نافذ کر دیا ہے اور کئی مقامی قوانین میں نئے ضابطے بھی جوڑ دیے گئے ہیں۔ ان ہی قوانین میں 'لینڈ گرانٹس ایکٹ' بھی ہے۔ نئے ضابطوں کے مطابق کوئی زمین یا عمارت اگر لیز پر دی گئی تھی تو حکومت یہ حق رکھتی ہے کہ وہ پراپرٹی واپس لی جائے۔ سرینگر، جموں اور دوسرے اضلاع میں تقریباً سبھی بڑی کمرشل عمارتیں لیز پر ہی تھیں۔ بعض مقامات پر سرکاری زمین پر کھڑی کی گئیں عمارتوں کو گرایا بھی گیا لیکن دونوں صوبوں میں لوگوں کا کہنا ہے کہ سابق وزرا، بڑے افسروں اور حکومت کے حامی تاجروں کی عمارات کو چھیڑا نہیں جا رہا تاہم گزشتہ ماہ سابق وزیر اور نیشنل کانفرنس کے رہنما علی محمد ساگر کے بنگلے سے ملحقہ آوٹ ہاوس کو بلڈوزر سے گرایا گیا۔ حکومت کا کہنا ہے کہ یہ تعمیر ناجائز طور پر حاصل کی گئی سرکاری زمین پر تھی 'بلڈوزر مہم' سے آبادیوں میں خوف ہے اور کئی علاقوں میں احتجاج بھی ہوئے۔ لوگوں کو ڈر ہے کہ یہ زمینیں حاصل کر کے اِن کی نیلامی کی جائے گی اور پورے ملک کے دولت مند لوگ یہ زمین خرید لیں گے تاہم حکومت کا کہنا ہے کہ ان زمینوں پر عوامی سہولیات تعمیر کی جائیں گی، جن میں کھیل کود، تعلیم اور صحت سے متعلق بنیادی ڈھانچے شامل ہیں۔ معروف تجزیہ نگار ماجد حیدری کہتے ہیں کہ نئی دہلی نے مقامی سیاستدانوں کے لیے ایک انتخابی مدعا فراہم کرنے کے لیے بلڈوزر مہم چلائی جا رہی ہے۔ 'دفعہ 370 پر تو اب کوئی سیاست نہیں ہو سکتی۔ ظاہر ہے سیاستدانوں کے پاس لوگوں کو بتانے کے لیے کچھ نہیں، لہذا یہ توڑ پھوڑ ان ہی سیاستدانوں کو سیاسی اعتبار سے اہم رکھنے کے لیے ہے۔' ماجد کہتے ہیں کہ غریبوں کے گھر توڑنے اور کسانوں کی زمینیں چھین لینے سے عوام نئی دہلی سے دُور ہوں گے۔ 'جموں کشمیر میں جو بڑے اور بااختیار لوگ ہیں، اُن کی عمارتوں یا گھروں پر کوئی اثر نہیں۔ یہ تو ایک سازش ہے تاکہ لوگ سڑکوں پر نکل آئیں اور بعد میں سیاستدان اُن سے وعدہ کریں کہ ووٹ کے عوض ان کے گھر محفوظ رہیں گے۔' ان کا کہنا ہے کہ پہلے ہی کشمیر میں بے روزگاری کی شرح بڑھ رہی ہے، سرکاری نوکریاں نہیں اور 'ایسے میں جب کاشت کاروں کی زمین اور گھر چھین لیا جائے گا تو لوگوں کے پاس احتجاج کے بغیر کوئی چارہ نہیں۔' راہل گاندھی نے ایک ٹویٹ میں لکھا ''جموں کشمیر کو روزگار، بہتر کاروبار اور محبت کی ضرورت تھی لیکن انہیں کیا ملا؟ بی جے پی کا بلڈوزر! علاقے کے لوگوں نے کئی دہائیوں تک محنت سے جس زمین کو سیراب کیا تھا، وہ ان سے چھینی جا رہی ہے۔ امن اور کشمیریت کا تحفظ جوڑنے سے ہوگا، توڑنے اور لوگوں کو تقسیم کرنے سے نہیں۔'' قبل ازیں، راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو کھلا خط لکھا تھا۔ جس میں انہوں نے کشمیری پنڈتوں کی سیکورٹی کا مسئلہ اٹھایا تھا۔ اس خط میں انہوں نے کہا کہ کشمیری پنڈتوں کے ایک وفد نے جموں میں بھارت جوڑو یاترا کے دورانمجھ سے ملاقات کی تاکہ پورے ہندوستان کو محبت اور اتحاد کے دھاگے میں متحد کیا جا سکے۔ سرکاری اہلکار انہیں وادی کشمیر میں کام پر واپس جانے پر مجبور کر رہے ہیں۔ ان حالات میں انہیں حفاظت اور سلامتی کی کسی ضمانت کے بغیر وادی میں کام پر جانے پر مجبور کرنا ایک ظالمانہ اقدام ہے۔ جب تک حالات بہتر اور نارمل نہیں ہوتے، حکومت ان کشمیری پنڈت ملازمین سے دیگر انتظامی اور عوامی کاموں میں خدمات لے سکتی ہے۔ خیال رہے کہ ۷/ جنوری سے شروع ہونے والی بلڈوزر کارروائی کے ذریعے انتظامیہ نے جموں کشمیر میں ۱۰/ لاکھ کنال سے زیادہ اراضی کو تجاوزات سے آزاد کرایا ہے۔ اس کارروائی کے دوران انتظامیہ کو کئی علاقوں میں لوگوں کی شدید مخالفت کا بھی سامنا کرنا پڑا۔ یہاں کئی مقامات پر پتھراؤ بھی ہوا، جس میں کئی پولیس اہلکار زخمی ہو گئے۔ انڈیا کے زیر انتظام جموں و کشمیر میں چند ہفتوں سے بل ڈوزر سے گھروں کے منہدم یا زمین بوس کرنے کی ویڈیوز دیکھ کر یہ اخذ کرنا مشکل نہیں کہ عنقریب آبادی کا ایک حصہ سڑکوں یا گلی کوچوں میں پناہ لے رہا ہوگا یا بقول ایک مقامی صحافی 'روہنگیا مسلمانوں کی مانند لائن آف کنٹرول کی جانب بھاگ رہا ہوگا۔' عوامی حلقوں میں انتہائی تشویش پائی جاتی ہے کہ ہندوتوا کے ایجنڈے کے تحت مقامی لوگوں کو زمین سے بے دخل کر کے یہاں غیر کشمیریوں کو بسائے جانے کا عمل شروع کیا گیا ہے۔ مرکزی حکومت نے خطے کے 20 اضلاع میں مقامی انتظامیہ کو متحرک کر دیا ہے کہ وہ سرکاری زمین پر املاک یا ناجائز تجاوزات کو گرا کر زمین واپس حاصل کرنے کی کارروائی پر سختی سے عمل کرے۔ جموں و کشمیر کی اس دل دوز کہانی کا خاتمہ ہی نہیں ہو رہا ہے جو سامراجی طاقت نے 1847 میں 75 ہزار نانک شاہی لے کر انسانوں اور ان کی زمین کی خرید و فروخت سے شروع کی تھی جس پر حفیظ جالندھری نے 'پچھتر لاکھ کا سودا' نظم لکھ کر دل کی بھڑاس نکالی تھی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سنہ 50 میں جموں کشمیر کی 22 لاکھ ہیکٹر اراضی پر محض 396 جاگیرداروں کا قبضہ تھا جبکہ سات لاکھ کشمیری مسلمانوں کے پاس کوئی زمین یا جائیداد نہیں تھی اور جموں میں ڈھائی لاکھ نچلی ذات والے ہندو بے گھر اور بے آسرا تھے۔ نیشنل کانفرنس کے سرکردہ کارکن فیصل میر کہتے ہیں کہ 'اندرونی خودمختاری اور زرعی اصلاحات کے دونوں اقدام دہلی سرکار میں موجود بعض سیاست دانوں اور چند بااثر کشمیری پنڈتوں کو پسند نہیں آئے تھے، جس کی سزا اس خطے کو پہلے نو اگست 1953 کو اور پھر پانچ اگست 2019 کو دی گئی۔ بی جے پی جموں و کشمیر کو واپس ڈوگرہ دور میں لے جانا چاہتی ہے اور بلڈوزر سے زمین اور جائیداد چھیننا اسی پالیسی کا تسلسل ہے۔'

اظہار رائے

مراسلہ نگار کی رائے سے ادارہ کا اتفاق ضروری نہیں

کیا حرام کو حرام کہنا جرم ہے؟

ٹویٹر پر چلی بحث کے پس منظر میں ناصحین سے کچھ گزارشات

تین روز قبل ایک غیر مسلم اداکارہ نما سوشل ایکٹوسٹ نے ایک مسلم سوشل ایکٹوسٹ سے کورٹ میرج کی، جمنا والوں نے مبارکبادی کا سلسلہ شروع کر دیا۔ گنگا والے تلملائے کہ لڑکی اُدھر کی تھی۔ جمنا والے یہ بھول گئے کہ جب لڑکی ان کی طرف کی ہوتی ہے، تو ان کے پاس کف افسوس ملنے کے علاوہ کوئی چارہ کار نہیں ہوتا۔ یہ بتانے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے کہ اسلامی اعتبار سے یہ ایک حرام عمل ہے، لیکن اہل جمنا کی پیہم مبارکبادیوں نے اس حرام کو نارملائز کر دیا۔ اگر آپ نے علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کی اکفار الملحدین پڑھی ہو، تو آپ واقف ہوں گے کہ انھوں نے سلف صالحین کی نقول در نقول اس بات کو ثابت کرنے کے لیے جمع کی ہیں کہ حرام کو حلال کرنا ایک کفریہ عمل ہے۔ لیکن مجھے افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب سوشل میڈیا پر ٹرینڈ کر رہی اس خبر پر ہم نے مختصر تبصرہ کیا کہ یہ شادی اور اس کی مبارکباد دینا ایک غیر اسلامی عمل ہے، تو مسلم لبرلوں کو تو برا لگا ہی اور لگنا بھی چاہیے تھا، کیوں کہ ان کے نزدیک یہ معاملہ فرد کی آزادی سے جڑا ہوا تھا، لیکن باعث تعجب یہ تھا کہ کچھ روایت پسند حضرات کو بھی یہ بات ناگوار گزری اور اس ناچیز کو ناصحانہ مضامین موصول ہونا شروع ہو گئے۔

لیکن ایسا کیوں ہوا؟ میں ان حضرات کے بارے میں یہ ہرگز نہیں کہہ سکتا کہ انھیں دین کی کوئی فکر نہیں ہے، البتہ ان نصیحتوں کو پڑھ کر میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان کے نزدیک امر بالمعروف اور نہی عن المنکر سے زیادہ مصلحت کی اہمیت ہے۔ چناں چہ ایک صاحب نے یہ لکھا کہ میں بعض مرتبہ غیر ضروری موضوعات کو چھیڑتا ہوں جس سے میڈیا کو مواد مل جاتا ہے، لیکن اس سے اصلاح نہیں ہوتی۔ اطلاعاً عرض ہے کہ ہماری ٹویٹ کا مقصد سورا بھاسکر کی اصلاح نہیں تھا، بلکہ مسلم نوجوانوں کی وہ فوج تھی، جو اس شادی پر پھولے نہیں سما رہی تھی۔ اگر آپ کے نزدیک ایسے موقع پر حرام کو حرام کہنا غلط ہے، تو اس کا اعتراف کریں، اگر یہ کہنا تو غلط نہیں ہے لیکن ٹائمنگ غلط ہے، تو صحیح ٹائمنگ سے مطلع کریں۔ واضح رہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی کسی منکر کو دیکھے تو اپنے ہاتھ سے روکے۔ یہاں آگے بڑھنے سے پہلے یہ ذہن میں رہنا چاہیے کہ ہاتھ سے روکنے کا عمل اسی وقت ممکن ہے جب منکر موجود ہو، اگر منکر وجود میں آ کر ختم ہوگیا تو اس کو روکنا ممکن نہیں ہے۔ ہمارے اختیار میں حدیث کے اس درجے پر عمل کرنا ممکن نہیں ہے، لیکن دوسرے درجے پر عمل کرنا بہرحال ممکن ہے۔ اگر آپ کے لیے اس درجے پر آنا بھی ممکن نہ ہو، تو کم از کم تیسرے درجے پر آ کر دل سے ہی برا جانیں، لیکن ان ناصحین کا دوسرے درجے پر عمل پیرا شخص کو اس کے احقاق حق کے حق سے روکنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ تیسرے درجے پر بھی عمل نہیں کرنا چاہتے۔ کیا مصلحت کا اصول اب نصوص قطعیہ سے بلند ہے؟

اس موضوع پر کی جانے والی میری ٹویٹس صرف ٹویٹر پر ہی ایک ملین سے زائد افراد نے دیکھیں۔ اس تشہیر سے لبرل طبقہ ہوش کھو بیٹھا، لیکن غیر مسلموں میں یہ پیغام گیا کہ لو وجہا* محض ایک پروپیگنڈا ہے، مسلمان اس کی حمایت نہیں کرتے۔ لبرلز کے خلاف میری ٹویٹس کو زیادہ تر اہل گنگا نے ہی سراہا۔

البتہ ناصحین کی نظر میں اس سے نقصان یہ ہوا کہ وہ لبرل جو مسلمانوں کے حق میں بولتے آ رہے تھے، ان کو برا لگا، لیکن ذرا رک کر ہم اپنے ضمیر سے پوچھیں کہ ہمارے حقوق کی لڑائی وہ لوگ لڑیں گے جن کے نظریات صرف اسلام ہی نہیں تمام ادیان کے خلاف ہیں، جن کے نزدیک فرد کی پسند ہی تقدیس کا درجہ رکھتی ہے، اور اس کی بنیاد پر ان کے یہاں ہم جنس پرستی بھی بالکل درست ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو فرد کی آزادی کا نعرہ لگا کر لیو ان ریلیشن کو فروغ دیتے ہیں۔ ان لوگوں کے نزدیک مذہب ایک فرد کا پرائیویٹ معاملہ ہے، لیکن ہمارے یہاں مذہب پرائیویٹ معاملہ نہیں ہے، یہ ''پبلک افیر'' میں آتا ہے۔ یہ لبرل چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے حقوق کے لیے لڑیں گے اور آپ ان کے حقوق کے لیے۔ تو کیا آپ اس مقدس مصلحت کی خاطر ان لبرلز کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنا پسند کریں گے؟

یہ بات اگر نہیں معلوم ہے تو معلوم ہونی چاہیے کہ لبرلزم درحقیقت الحاد کا زینہ ہے۔ لبرل خیالات کی تردید رد الحاد پر کام کرنے کے لیے ضروری ہے۔ اگر ہم اس میدان میں کام کرتے ہیں، تو ہم ایک مرتبہ نہیں سو مرتبہ تجدد پسندوں کو آئینہ دکھائیں گے۔ ہمارے لہجے میں کبھی سختی ہوگی اور کبھی نرمی۔ ہماری آواز کا زیر و بم، ہم نہیں، مخالف کا رویہ طے کرے گا۔

ٹویٹر پر گرما گرمی اس لیے ہوئی کہ ایک ریڈیو چینل کی ملازمہ (جس کا نام مسلمانوں والا مگر کام پیرس اور نیویارک کے قمقموں کی روشنی میں ہوتے ہیں) نے لبرلوں کی عدم برداشت کا مظاہرہ کرتے ہوئے بدتمیزی کی، جس کا جواب اس کے لبرل ازم کو ایکسپوز کر کے دیا گیا، جب اس کو اندازہ ہوا، تو خواہی نہ خواہی اس نے دبے لفظوں میں اپنی غلطی تسلیم کی۔

ناصح نے یہ بھی لکھا کہ میں جس ادارے سے فارغ ہوں، اس کا اسلوب یہ نہیں ہے۔ اس کا اسلوب داعیانہ ہے، لیکن آپ نے یہ کیسے سمجھ لیا کہ داعیانہ اسلوب کا مطب مصلحت پسندانہ ہوتا ہے؟ کبھی حضرت نانوتوی کی آریہ سماجیوں کے خلاف لکھی گئی کتابیں اٹھا کر دیکھیں، آپ کو اندازہ ہوگا کہ ان کا اسلوب کیسا تھا۔

ناصح کہتے ہیں کہ بھارت ایک جمہوری ملک ہے، بھارت میں کسی کو یہ حق نہیں ہے کہ وہ کسی کی شادی کو پوری دنیا میں موضوع بحث بنائے۔ اگر اس سے مراد یہ ہے کہ بھارت کی جمہوریت آپ کو شریعت کا مسئلہ بیان کرنے سے روکتی ہے، تو آپ کو جمہوریت کا درس دوبارہ لینا چاہیے، ایک طرف آپ مسلمان کی مشرکہ سے شادی کو فرد کی آزادی قرار دیں، دوسرے ہی لمحے دوسرے فرد کی آزادی کی نفی کر دیں، یہ کہاں کا انصاف ہے۔ ویسے بھی جمہوری سیٹ اپ میں قوانین صرف یہ بیان کرنے کے لیے ہوتے ہیں کہ کیا کر سکتے ہیں اور کیا نہیں۔ اخلاقیات کا جمہوری قوانین سے کوئی لینا دینا نہیں ہوتا۔ جمہوریت میں بھی مذہب ہی اخلاقیات کی راہنمائی کرتا ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس کیا پروف ہے کہ سورا بھاسکر کی شادی نہیں ہوئی، ہوسکتا ہے کہ وہ مسلمان ہوگئی ہو۔ آپ کی بات درست ہے، لیکن آپ نے ہماری ٹویٹ صحیح سے پڑھی ہی نہیں، ہم نے خود لکھا ہے کہ اگر وہ مسلمان نہیں ہے تو قرآن کا حکم یہ ہے۔ اتنا تو ہر مدرسے کا فارغ جانتا ہے کہ اقرار دنیا میں اجرائے احکام کے لیے شرط ہے، وہ اقرار اگر اس خاتون نے کہیں کیا ہو، تو ہمیں بتایا جائے۔

ایک طعنہ یہ بھی دیا گیا کہ آپ تو امریکہ میں بیٹھے ہیں، آپ کیا جانیں کہ ٹویٹ کا اثر کیا ہو رہا ہے؟ یہ طعنہ آپ مجھے نہیں، اپنے کو دیں، آپ تو بھارت میں بیٹھے ہیں، علم بھی رکھتے ہیں، سوشل میڈیا بھی چلاتے ہیں، اردو دنیا میں الحاد کی بنیاد یعنی لبرلزم پر آپ کیوں نہیں بولتے کہ آپ کے بقول سات سمندر پار بیٹھا ایک شخص بول رہا ہے۔ آپ بولیے، ہم خاموش ہو جاتے ہیں۔

خیر یہ ناصح اگرچہ اپنی ہی نصیحت کی خلاف ورزی کر گئے، مگر پھر بھی احترام و محبت کے دائرے میں رہے۔ ان کے علاوہ ایک جوکر بھی اسٹیج پر خوب کودا، اس کے کودنے کی وجہ نہ سورا ہے نا سائمہ، نہ بھارت ہے نہ چائنہ۔ اس کے پھدکنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ گزشتہ کئی سالوں سے بلاکستان کا باسی ہے اور ہم اس کے شر سے محفوظ۔ لہذا ہم ایسے جوکروں کو صرف موتوا بغیظکم کہہ سکتے ہیں، باقی حساب کے لیے اللہ کی عدالت تو ہے ہی۔

..........از: ڈاکٹر مفتی یاسر ندیم الواجدی

عازمین حج کو کمیٹی کی طرف سے دی جانے والی 2100 ریال کی رقم بند نہ کی جائے: حافظ نوشاد احمد اعظمی

نئی دہلی،19 فروری (ایجنسی) حج 2023 میں جانے والے ملک کے عازمین حج کو بڑی پریشانیوں سے بچانے کے لیے انہیں ایئر پورٹ پہ حج کمیٹی کے ذریعہ 2100 ریال کی دی جانے والی رقم کو کسی بھی طرح سے بند نہیں کیا جانا چاہیے، یہ بہت قدیم روایت ہے اسے قائم رکھنا چاہیے۔آج یہ مطالبہ مرکزی حج کمیٹی کے سابق ممبر حافظ نوشاد احمد اعظمی نے مرکزی وزیر اسمرتی ایرانی سے ایک مکتوب بھیج کر کیا ہے۔مسٹر اعظمی نے آج ایک پریس بیان میں یہاں کہا کہ حج کمیٹی آف انڈیا سے جانے والے عازمین حج کی اکثریتی تعداد گاؤں سے ہوتی ہے اور اس میں تقریباً سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو پہلی بار ہوائی جہاز کا سفر کرتے ہیں اور مذہبی امور کے فرض کی ادائے گی کے لیے سعودی عرب کا سفر مجبوری میں کرتے ہیں۔ برسہا برس سے ان کی آسانی کے لیے حج کمیٹی آف انڈیا کے ذریعہ یہ نظام قائم ہے کہ انہیں امبارگیشن پوائنٹ پہ چیکنگ کے بعد آخری وقت میں 2100 ریال کا لفافہ سبھی عورت مرد عازمین حج کو دیا جاتا رہا ہے جس سے وہ وہاں پہنچ کر اپنے کھانے پینے کی ضروریات پوری کرتے ہیں۔حرم شریف میں ٹیکسی وغیرہ کر کے عمرہ جو کہ ضروری امر ہے پورا کرتے ہیں۔واضح رہے کہ حج 2023 کی گائڈ لائن میں 2100 ریال دینے کا عازمین حج کو کوئی بھی ذکر نہیں ہے جبکہ سابقہ گائڈ لائن میں صاف صاف لکھا جاتا رہا ہے۔انھوں نے خط میں لکھا ہے کہ یہ نظام کسی بھی قیمت پہ ختم نہیں کیا جانا چاہیے، اس لیے کہ یہ عازمین حج اگر انڈین روپیے یا ڈالر اپنے پاس لے کر جائیں گے تو انھیں چینج کرانے میں کافی پریشانیوں کا سامنا کرنا ہوگا اور ان کے ذہن میں ایک بڑی فکر رہے گی جبکہ حاجی کو احرام باندھنے کے بعد صرف عبادت کے بارے میں سوچنا ہوتا ہے یہ فکر خوامخواہ ہوگی اور نا تجربہ کار گاؤں کے بھولے بھالے حاجی مرد اور عورت سبھی بڑی پریشانیوں میں مبتلا رہیں گے اور ان کے عبادت اور فرائض انجام دینے میں بڑا خلل پیدا ہوگا۔اس لیے یہ نظام وزارت کو کسی قیمت پہ ختم نہیں کرنا چاہیے۔خط کی کاپی انھوں نے وزارت کے سکریٹری امبیسڈر سعودیہ عربیہ کاؤنسل جنرل آف انڈیا جدہ اور چیف ایگزیٹیو آفیسر حج کمیٹی آف انڈیا ممبئی اور ملک کے سبھی اسٹیٹ حج کمیٹیوں کے چیئرمین کو بھی بھیجی ہے۔

یو پی روڈویز کا ڈرائیور نشہ میں دھت تھا! انجینئر نے بس چلا کر 50 مسافروں کو پہنچایا منزل تک

آگرہ:19رفروری (ذرائع) اتر پردیش کے ٹرانسپورٹ بیڑے میں نہ تو بسوں کی کمی ہے اور نہ ہی ڈرائیوروں کی اس کے باوجود آگرہ سے متھرا تک تقریباً70 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرنے کے لیے ڈرائیور کے بجائے مسافر کو کنٹریکٹ شدہ روڈویز بس کو چلانا پڑا!اس وجہ ڈرائیو کا نشہ میں دھت ہونا قرار دی جارہی ہے۔اس واقعہ کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل بھی ہو رہی ہے۔رپورٹ کے مطابق یہ معاملہ آگرہ کے بھگوان ٹاکیز چوراہے کا ہے، جہاں سے متھرا جانے والی اتر پردیش ٹرانسپورٹ کارپوریشن کی کنٹریکٹ بس کھڑی ہوئی تھی۔اس بس میں تقریباً50 مسافر سوار تھے اور یہ بس فیروز آباد تا متھرا روٹ پر چلتی ہے۔ بتایا گیا ہے کہ جمعرات کی رات بس منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔دوران سفر بس ڈرائیور نے ایسی حرکت کی کہ مسافر بال بال بچ گئے۔جب مسافروں نے ڈرائیور سے بس کو صحیح طریقے سے چلانے کو کہا تو وہ غصے سے بھڑک اٹھا۔پھر معلوم ہوا کہ بس ڈرائیور نشے میں ہے۔مسافروں نے بتایا کہ بس کا ڈرائیور اس قدر نشے میں تھا کہ بس چلانا تو دور کی بات وہ ٹھیک سے کھڑا بھی نہیں ہو پا رہا تھا۔یہ دیکھ کر مسافر پریشان ہو گئے۔ منزل کی طرف جانا تھا اور رات ہو گئی تھی، ایسی حالت میں کیا کرتے؟ کافی دیر بعد جب کوئی حل نہ نکلا تو مسافروں میں سے ایک سنکلپ کپل نامی شخص ڈرائیور کی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ پیشہ سے انجینئر کپل نے بس کو آگرہ سے بحفاظت متھرا تک پہنچایا۔دوسری طرف جب اس معاملے کی اطلاع اے آر ایم مدن موہن شرما کو پہنچی تو انہوں نے بتایا کہ پورے معاملے کی تحقیقات کے بعد کارروائی کی جائے گی۔

جامعہ ملیہ کو بیسٹ فیزیوتھیراپسٹ کا ایوارڈ

نئی دہلی: جامعہ ملیہ اسلامیہ کو انڈین ایسوسی ایشن فیزیو

تھیراپسٹس (آئی اے پی) کی احمد آباد گجرات میں منعقدہ ساٹھویں بین الاقوامی سالانہ کانفرنس میں 'بیسٹ فیزیوتھیراپی کالج: نارتھ زون' اور 'بیسٹ کالج فار کیمپس پلیسمنٹ' کے ایوارڈ ملے ہیں۔ یہ ایوارڈ جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈاکٹر زوبیہ وقار نے اپنے سینٹر اور جامعہ کی طرف سے حاصل کیا۔ڈاکٹر زوبیہ وقار جو کہ آئی اے پی، دہلی شاخ کی جنرل سکریٹری بھی ہیں۔انھیں اس میدان میں اپنی اہم خدمات کی وجہ سے سب سے بڑا آئی اے پی فیلوشپ ایوارڈ بھی مل چکا ہے۔آئی اے پی کی طرف سے ہر سال یہ انعام مجموعی طور پر علمی اور تحقیقی تجربے کو دھیان میں رکھتے ہوئے انتہائی باریک تجزیے کے بعد کسی فرد کو دیا جاتا ہے۔ڈاکٹر زوبیہ وقار نے اپنی پیشہ ورانہ افضلیت سے سینٹر کے ساتھ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا نام بھی روشن کیا ہے۔مزید یہ کہ آئی اے پی، صوبہ دہلی کو بڑے پیمانے پر علاج، علمی کام اور تحقیق سرگرمیوں کی انجام دہی کے لیے صوباؤں میں سب سے اچھا اور غیر معمولی کام کرنے کے لیے صوبہ انعام بھی دیا گیا ہے۔

امیت شاہ مہاراشٹر ادورے کے دوران سیکورٹی میں کوتاہی، ملزم گرفتار

پونہ: ریاست مہاراشٹر کا دورہ کرنے پہنچے مرکزی وزیر داخلہ امیت شاہ کی سیکورٹی میں ہفتہ کو ایک سنگین کوتاہی دیکھنے میں آئی۔خود کو

مہاراشٹر کے سی ایم ایکناتھ شندے کا قریبی بتاتے ہوئے ایک شخص امیت شاہ کے قافلے میں داخل ہوا۔ پولس نے اس شخص کو پونے میں امت شاہ کے پروگرام میں داخل ہوتے وقت تحویل میں لے لیا ہے۔ رپورٹ کے مطابق امیت شاہ کے قافلے میں گھومتے اس شخص پر انٹیلی جنس بیورو کی نظر پڑی۔امت شاہ دو روزہ دورے پر مہاراشٹر کے شہر پونے پہنچ گئے ہیں۔اس دوران انہوں نے ادھوٹھاکرے کی شیوسینا پر شدید نکتہ چینی کی۔رپورٹ کے مطابق ملزم کا نام سومیش دھومل ہے۔سومیش نے پولیس کو بتایا کہ وہ سی ایم ایکناتھ شندے اور ایم پی شریکانت شندے کا قریبی ہے۔سومیش نے مقامی پولیس کو چکمہ دیا تھا لیکن انٹیلی جنس بیورو کی ٹیم نے اسے پکڑ لیا۔اب پولیس اس بات کی جانچ کر رہی ہے کہ سومیش نے ایسا کیوں کیا اور اس کا اصل مقصد کیا تھا؟ کتاب 'مودی @20' کے مراٹھی ایڈیشن کی ریلیز کے موقع پر ادھوٹھاکرے کا نام لیے بغیر امت شاہ نے کہا کہ 2019 کے اسمبلی انتخابات کے لیے وزیر اعلیٰ کا عہدہ تقسین کرنے پر کوئی اتفاق رائے نہیں ہے۔آپ کو بتاتے چلیں کہ شیوسینا نے 2019 کے اسمبلی انتخابات کے نتائج کے اعلان کے بعد بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) سے اپنا اتحاد توڑ لیا تھا۔امیت شاہ نے وزیر اعلیٰ شندے اور نائب وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کی موجودگی میں کہا کہ الیکشن کمیشن نے دودھ کا دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیا ہے۔کل ہی ستیہ میو جیتے کا فارمولہ نافذ ہوا ہے۔الیکشن کمیشن نے جمعہ کو مہاراشٹر کے وزیر اعلی شندے کی قیادت والے گروپ کو شیوسینا کا نام اور اس کا انتخابی نشان کمان اور تیر الاٹ کیا۔ادھوٹھاکرے کے لیے اسے بڑا جھٹکا سمجھا جا رہا ہے۔

ناگالینڈ انتخابات میں دو امیدواروں کے حامیوں کے درمیان جھڑپ

کوہیما،19 فروری (ایجنسی) ناگالینڈ کے دیماپور-2 اسمبلی حلقہ میں ہفتہ کی رات دو حریف امیدواروں کے حامیوں کے درمیان جھڑپ میں زبردست فائرنگ ہوئی اور گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچایا گیا۔سرکاری ذرائع کے مطابق نیشنلسٹ ڈیموکریٹک پروگریسو پارٹی (این ڈی پی پی) کے امیدوار اور لوک جن شکتی پارٹی (ایل جے پی) کے امیدوار کے حامیوں کے درمیان تصادم کا واقعہ شام تقریباً7.50 بجے اس وقت پیش آیا جب ایل جے پی کے حامیوں کی سات گاڑیاں دیماپور گاؤں انڈیسن تک چلی گئیں۔اطلاعات کے مطابق کچھ نامعلوم نوجوان انڈیسن گاؤں میں این ڈی پی پی امیدوار موتوشی لونگ کی رہائش گاہ کی طرف گئے اور رہائش گاہ کے نزدیک کئی راؤنڈ فائرنگ کی۔ذرائع نے بتایا کہ جھڑپ کے دوران ایل جے پی کی کچھ گاڑیوں کو نقصان پہنچا اور دو حامیوں کو معمولی چوٹیں آئیں لیکن وہ خطرے سے باہر ہیں۔ذرائع نے بتایا کہ ایل جے پی امیدوار وائی وکھی اومی نے ٹوئیٹر پر اس واقعہ کی مذمت کی۔دونوں امیدواروں نے کہا کہ وہ واقعہ کے خلاف ایف آئی آر درج کرائیں گے۔

علاج میں پیسے کی کمی نہیں ہونے دیں گے: یوگی

گورکھپور:19 فروری (ذرائع) اتر پردیش کے وزیر اعلی یوگی آدتیہ ناتھ نے اتوار کو کہا کہ بجٹ کی کمی میں کسی غریب کا علاج متاثر نہیں ہونے دیا جائے گا گورکھپور میں منعقد جنتا درشن میں یوگی نے 300 فریادیوں سے ملاقات کر کے ان کے مسائل سے روبرو ہوئے سبھی کو تیقن دیا کہ سب کے مسائل تصفیہ ان کی اولین ترجیح ہے اور سبھی کے ساتھ انصاف کیا جائے گا۔لوگوں کے مسائل کے ضمن میں ان کی درخواست لے کر متعلقہ افسران کو جلد از جلد غیر جانبدارانہ رویہ اور پوری شفافیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے معاملے کے تصفیہ کی ہدایت دی۔وزیر اعلی نے کہا کہ ان کے رہتے کسی کو فکر کرنے یا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔سب کے مسائل پر موثر کاروائی یقینی بنائی جائے گی۔جنتا درشن میں کئی لوگ سنگین بیماریوں کے علاج کے لئے مالی معاونت کی درخواست کے ساتھ پہنچے تھے۔انہوں نے افسران کو ہدایت دی کہ علاج میں اسٹیمیٹ کا عمل جلد پورا کر کے اسے حکومت کو بھیجیں۔علاج کے لئے وافر بجٹ فراہم کرایا جائے گا۔لوگوں کو تیقن دیا کہ دولت کی کمی میں کسی کا علاج نہیں رکنا چاہئے۔

کھیل کی خبریں

بارڈر گاوسکر ٹرافی دوسرے ٹسٹ میں بھارت کی شاندار جیت، آسٹریلیا 113 پر سمٹ گئی، بھارت کی 2-0 کی ناقابل تسخیر برتری

نئی دہلی،19 فروری (ذرائع) رویندر جڈیجہ (7/42) اور روی چندرن اشون (3/59) کی مہلک اسپن کی مدد سے ہندوستان نے اتوار کو بارڈر-گاوسکر ٹرافی کے دوسرے ٹیسٹ میں آسٹریلیا کو چھ وکٹوں سے شکست دے کر سیریز برابر کر دی۔ 2-0 کی ناقابل تسخیر برتری حاصل کی پہلی اننگز میں ایک رن کی برتری حاصل کرنے والی آسٹریلیا میچ کے تیسرے دن صرف 113 رنز پر آل آؤٹ ہوگئی۔ہندوستان نے 115 رنز کا ہدف چار وکٹوں کے نقصان پر حاصل کر لیا۔آسٹریلیا کو اس معمولی اسکور پر آؤٹ کرنے کے لئے اشون نے ٹریوس ہیڈ کا وکٹ لے کر دن کی شروعات کی۔اس کے بعد جڈیجہ نے آسٹریلوی ٹیم کو سات بلے بازوں کو اپنی اسپن میں پھنسا کر 113 رنز پر ڈھیر کر دیا۔ یہ ٹیسٹ کرکٹ میں جڈیجہ کی بہترین کارکردگی ہے۔اس سے قبل انہوں نے 2016 میں انگلینڈ کے خلاف 48 رنز دے کر سات وکٹیں حاصل کی تھیں۔ ہدف کے تعاقب میں ہندوستانی ٹیم صرف ایک رن پر اوپنر لوکیش راہل کی وکٹ گنوا بیٹھی لیکن کپتان روہت شرما نے 31 (20) کی اننگز کھیل کر ہندوستان کی پوزیشن مضبوط کر دی۔روہت کی وکٹ گرنے کے بعد وراٹ کوہلی نے 20 اور شریاس آئر نے 12 رنز کی شراکت کی۔شریکر بھرت 23 رنز بنا کر ناٹ آؤٹ رہے جبکہ چیتیشور پجارا (31 ناٹ آؤٹ) نے اپنا 100 واں ٹیسٹ کھیلتے ہوئے بھارت کو فاتحانہ رنز بنا کر ہدف تک پہنچا دیا۔ہندوستان کے لیے اننگز کا آغاز کرنے آئے راہل بدقسمت طریقے سے آؤٹ ہوئے۔انہوں نے ناتھن لیون کی گیند کو لیگ سائیڈ میں کھیلا، لیکن یہ شارٹ لیگ پر کھڑے پیٹر ہینڈز کامب کے پاؤں سے چھٹک کر وکٹ کیپر ایلکس کیری کے دستانے میں سما گیا۔تاہم دوسرے اینڈ سے کپتان روہت شرما نے آسانی سے رنز بنائے۔روہت نے صرف 20 گیندوں میں اپنی 31 رنز کی اننگز میں تین چوکے اور دو چھکے لگائے۔روہت اچھے لے میں نظر آرہے تھے لیکن اگلی ہی گیند پر میتھیو کوہنیمن کو چھکا لگانے کے بعد رن آؤٹ ہو گئے۔دو وکٹیں گرنے پر آسٹریلیا میچ میں واپس آنا چاہتا تھا لیکن پجارا وکٹ پر ہی رہے۔انہوں نے کوہلی (30) اور ایئر (19) کے ساتھ دو چھوٹی لیکن اہم شراکتیں بنائیں۔بھارت کی چوتھی وکٹ 88 رنز پر گرنے کے بعد بیٹنگ کے لیے آئے بھرت نے 22 گیندوں میں تین چوکے اور ایک چھکا لگا کر آسٹریلیا کی باقی امیدوں کو ختم کر دیا۔پجارا نے اننگز کے 27ویں اوور کی چوتھی گیند پر چوکا لگا کر بھارت کو فتح دلائی۔اس سے قبل آسٹریلیا دن کے پہلے سیشن میں اپنی خراب بلے بازی کی وجہ سے ڈھیر ہو گیا۔میچ کے دوسرے دن تیز

بیٹنگ کرتے ہوئے مہمان ٹیم نے صرف 12 اوورز میں ایک وکٹ کے نقصان پر 61 رنز کا اضافہ کر لیا تھا لیکن تیسرے دن یہ کارگر ثابت نہ ہو سکا۔کینگروز نے تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے کھیل میں صرف 52 رنز جوڑ کر نو وکٹیں گنوادیں۔دن کے پہلے ہی اوور میں ہی اشون نے ٹریوس ہیڈ کو، جو خطرناک لگ رہے تھے، وکٹ کیپر شریکر بھرت کے ہاتھوں کیچ آؤٹ ہوئے۔آسٹریلیا کی جانب سے ہیڈ نے 46 گیندوں پر چھ چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 43 رنز بنائے، جب کہ مارنس لیبوشانے 35 رنز بنا کر جڈیجہ کے ہاتھوں بولڈ ہوئے۔بہت سے آسٹریلوی بلے باز، جو جارحانہ رویہ کے ساتھ بیٹنگ کے لیے آئے تھے، بھی سوئپ کھیلنے کی کوشش میں اپنے وکٹ گنوائے۔اسٹیو اسمتھ (09) اور میٹ رینشا (02) اشون کو سوئپ کرنے کی کوشش میں ایل بی ڈبلیو ہو گئے۔جب کہ ایلکس کیری (07) جڈیجہ کو ریورس سوئپ کرتے ہوئے بولڈ ہو گئے۔اس کے علاوہ جڈیجہ نے پیٹر ہینڈز کومب، پیٹ کمنز اور میتھیو کوہنی مین کو بھی صفر پر آؤٹ کیا۔دہلی کے ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں ہندوستان کی یہ مسلسل 13ویں جیت تھی۔ہندوستان نے 1993 سے اس گراؤنڈ پر کوئی میچ نہیں ہارا۔اس جیت کے ساتھ ہی ہندوستان نے سیریز میں 2-0 کی ناقابل تسخیر برتری حاصل کر لی ہے۔ چار میچوں کی سیریز کا تیسرا میچ یکم مارچ سے اندور میں کھیلا جائے گا۔

ویمنس ٹی 20 ورلڈ کپ: ہندوستان کی انگلینڈ کے خلاف 11 رنوں سے شکست

گیکیبیرا،18 فروری (ایجنسی) رینوکا سنگھ (15 رن پر پانچ وکٹ) کی خطرناک گیند بازی کے بعد اسمرتی مندھانا (52) کی عمدہ نصف سنچری اور ریچا گھوش (47) کی زبردست ناٹ آؤٹ اننگ کے باوجود ہندوستان خواتین کے ٹی 20 ورلڈ کپ میں جیت کی ہیٹ ٹرک مکمل کرنے کی آرزو پوری نہ کر سکا اور انگلینڈ کی بہترین گیند بازی اور فیلڈنگ کی بدولت اسے 11 رنوں سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔سینٹ جارج پارک میں انگلینڈ سے پہلے کھیلتے ہوئے سات وکٹ کے نقصان پر 151 رن بنائے۔جواب میں ہندوستانی ٹیم 20 اوورز میں پانچ وکٹ پر 140 رنز ہی بنا سکی۔اس سے قبل ہندوستانی لڑکیوں نے پاکستان اور ویسٹ انڈیز کے خلاف جیت کے ساتھ اپنی ورلڈ کپ مہم کا آغاز کیا تھا۔ ہندوستان کی شکست کی وجہ شیفالی ورما (8)، پاکستان کے خلاف جیت میں کلیدی کردار ادا کرنے والی جمائمہ روڈریگس (13) اور کپتان ہرمن پریت کور (4) کا ستے میں آؤٹ ہونا ثابت ہوا۔ اس سے قبل بلے بازی کے لیے اتری، انگلینڈ کی شروعات بے حد خراب رہی جب اس کے تین ٹاپ بلے باز محض 29 رن جوڑ کر پویلین لوٹ گئے مگر بعد میں نیٹ سائیور-برنٹ (50)، نے پہلے کپتان ہیدر نائٹ (28) اور بعد میں ایمی جونز (40) کے ساتھ مضبوط شراکت قائم کر کے ٹیم کے اسکور کو 150 سے آگے لے جانے میں نمایاں کردار ادا کیا۔ہندوستان کی رینوکا سنگھ نے محض 15 رن خرچ کر کے پانچ انگریز لڑکیوں کو پویلین کی راہ دکھائی لیکن دوسرے اینڈ پر انگلش بلے باز کریز پر جمنے میں کامیاب رہے۔

ملبے تلے پیدا ہونے والی "عفراء" اپنی پھوپھی کے گھر پہنچ گئی

دمشق: 19 فروری آخر کار حیران کن طور پر ملبے تلے پیدا ہونے والی بچی "عفراء" کو اس وقت تحفظ اور سکون مل گیا جب وہ اپنی پھوپھی کے گھر پہنچ گئی ہے۔ "عفراء" کے ماں باپ اور بہن بھائی زلزلہ میں جاں بحق ہو چکے ہیں۔ زلزلے کے بعد سوشل میڈیا پر اس بچی کی فوٹیج بڑے پیمانے پر پھیلنے کے بعد لاکھوں افراد نے بچی کی سٹوری کو فالو کیا تھا۔ اس وقت ایک ویڈیو وائرل ہوئی تھی جس میں دیکھا جاسکتا ہے کہ ایک شخص ملبے کے ڈھیر سے نیچے اتر رہا ہے اور اس کے ہاتھ میں ایک مٹی سے آلودہ نومولود ہے۔ بعد ازاں معلوم ہوا کہ نومولود بچی عبداللہ اور عفراء ملیحان کی بیٹی تھی۔ یہ واقعہ شام کی "حلب" گورنری میں حزب اختلاف کے زیر کنٹرول شہر "جندریس" میں پیش آیا تھا۔ لڑکی کا علاج عفرین کے مغرب میں واقع "جیھان" ہسپتال میں ہوتا رہا، یہ علاقہ بھی اپوزیشن کے کنٹرول میں ہے۔ اب طبی عملہ نومولود بچی کے رشتہ داروں کی شناخت کی تصدیق کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ ہفتہ کو اس کی پھوپھی "ہالہ" اور ان کے شوہر "خلیل السوادی" نے بچی کو گود لے لیا اور اس کا نام اس کی جاں بحق ماں "عفراء" کے نام پر "عفراء" ہی رکھ دیا۔ السوادی نے رائٹرز کو بتایا کہ یہ بچی میرے اور میرے خاندان کے لیے بہت معنی رکھتی ہے۔ بچی نے سارا خاندان کھو دیا ہے۔ اب یہ بچی اپنے تمام رشتہ داروں کی ایک یادگار کے طور پر ہمارے پاس رہے گی۔ السوادی نے "العربیہ" کو ایک انٹرویو میں بتایا تھا کہ شامی حکومت نے لوگوں کے ذریعہ کوشش کی تھی کہ اس بچی کو اغوا کرا لیا جائے تاہم اغوا کی یہ کوشش ناکام ہوگئی۔ ہم نے اغوا کی کوشش سامنے آنے کے بعد سے بچی کو محفوظ جگہ پر رکھا تھا۔ میں تمام ضروری کاغذات مکمل کرنے کے لیے کام کرتا رہا تاکہ بچی کو اپنے خاندان میں سرکاری طور پر شامل کرایا جاسکے۔ بچی اب میرے خاندان کی رکن بن گئی ہے۔ خلیل السوادی نے اپنے ایک بازو پر گلابی کمبل میں لپٹی عفرا کو اٹھایا ہوا تھا، دوسرے بازو پر اپنی نومولود بیٹی عطا کو نیلے رنگ کے کمبل میں ڈالے ہوئے تھا۔ عطا کی پیدائش زلزلے کے تین دن بعد ہوئی تھی۔ السوادی نے کہا کہ وہ ان دونوں کی پرورش ایک ساتھ کریں گے۔ انہوں نے رائٹرز کو بتایا کہ اس بات کی تصدیق کے لیے قانونی اقدامات کیے گئے ہیں کہ ان کی بیوی لڑکی کی پھوپھی تھی۔

باپ بیٹی کو بچانے اندر داخل ہوا اور گھر منہدم ہو گیا، شامی خاندان کی گفتگو

ایک شامی خاندان نے ترکیہ میں آنے والے تباہ کن زلزلے کے وقت اپنے زندہ بچ جانے کی دل دہلا دینے والی تفصیلات بیان کی ہیں۔ خاندان کی لڑکی نے اپنے والد محمد اور اپنی چھوٹی بہن کو کھو دیا۔ مصطفی محمد کی اہلیہ اسماء خمیجو نے "العربیہ" کو بتایا کہ میرا آئیڈیا تھا کہ معمول کے مطابق ایک عام زلزلہ ہے۔ جب میں نے زلزلے کی شدت کو محسوس کیا تو میرا چھوٹا بچہ میرے دائیں جانب اور دوسرا بچہ میرے بائیں طرف تھا۔ ڈر کے مارے میں چھوٹے کو لے کر باہر کی طرف نکل گئی، جہاں مجھے اپنے دو بیٹے باہر ملے۔ میرے شوہر محمد چھوٹی بیٹی کو بچانے کے لیے اندر بھاگے، ان کے گھر میں داخل ہونے کے بعد گھر ان پر مکمل طور پر گر گیا۔ محمد کی بڑی بیٹی سمر محمد ایک دن ملبے کے نیچے رہی۔ سمر محمد نے تفصیل بتائی اور کہا میں صوفے پر سو رہی تھی اور زلزلے کے وقت میں زمین پر گر گئی اور ہل نہیں سکی۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ گھر ہم پر گرا ہے۔ میں اپنے والد اور بہن کو ملبے کے نیچے چیختے ہوئے سن رہی تھی۔ سمر محمد نے مزید بتایا کہ میں نے انہیں اونچی آواز میں پکارنے کی کوشش کی، اس وقت ریسکیورز نے میری آواز سن لی اور مجھے باہر نکال لیا۔ خاندان کے سربراہ محمد کے بھائی حمادہ محمد نے بتایا کہ میں مدد مانگنے کے باوجود شروع میں اپنے بھائی کی لاش کو ملبے کے نیچے سے نہیں نکال سکا۔ اس کے بعد ان کے بھائی مصطفی محمد کو تین دن بعد مردہ حالت میں ملبے کے نیچے سے نکالا گیا۔ شامی خاندان اب اپنا گھر اور روٹی کمانے والے کو کھونے کے بعد ترکیہ کے شہر غازی عنتاب میں اپنے چچا کے خیمے میں مقیم ہے۔ یاد رہے 6 فروری کو ترکیہ اور شام میں آنے والے زلزلے سے اب تک 46 ہزار سے زیادہ افراد کی موت کی تصدیق ہو گئی ہے۔

نیدرلینڈ نے جاسوسی کے الزام میں روسی سفارت کاروں کو ملک بدر کرنے کا اعلان کر دیا

ہیگ، 19 فروری (یو این آئی) نیدرلینڈ کی حکومت نے ہفتے کے روز کئی روسی سفارت کاروں کو جاسوسی کے الزام میں ملک بدر کرنے کا اعلان کیا۔ وزیر خارجہ ووپکے ہوکیسٹرا نے کہا کہ ماسکو میں ڈچ سفارت خانے میں کام کرنے والے سفارت کاروں کی تعداد کے مقابلے میں نیدرلینڈ ہیگ میں روس کے سفارت خانے میں زیادہ سفارت کاروں کو کام کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ انہوں نے کہا کہ روسی سفارت خانے کے تقریباً 10 ملازمین کو ہالینڈ چھوڑنا پڑے گا۔ ایمسٹرڈیم میں روسی تجارتی دفتر 21 فروری سے بند ہو جائے گا۔ سینٹ پیٹرزبرگ میں ڈچ قونصل خانہ بھی 20 فروری سے بند کر دیا جائے گا۔ مسٹر ہوکیسٹرا نے کہا کہ ماسکو میں ڈچ سفارت خانہ کھلا رہے گا۔ روس کی آر آئی اے نووستی خبر رساں ایجنسی نے بتایا ہے کہ نیدرلینڈ کی حکومت کے فیصلے کے بعد روس کی وزارت خارجہ نے کہا کہ وہ نیدرلینڈ کے اپنے سفارت کاروں کی تعداد کو محدود کرنے کے فیصلے کا جواب دے گ۔ نیدرلینڈ نے مارچ 2022 میں 17 روسی سفارت کاروں کو مبینہ جاسوسی کے الزام میں ملک بدر کر دیا تھا۔ اس کے بعد روس نے 15 ڈچ سفارت کاروں کو ملک بدر کر دیا۔

دمشق میں مشتبہ اسرائیلی میزائل حملے، 15 افراد ہلاک

شامی ذرائع ابلاغ کے ذریعے سامنے آنے والے اطلاعات میں دمشق پر اسرائیل کے مشتبہ فضائی اور میزائل حملوں کا اعتراف کیا ہے۔ دوسری طرف شام میں انسانی حقوق کے لیے کام کرنے والے ادارے سیریئن آبزرویٹری کے مطابق دمشق کے نواحی علاقے کفر سوسہ کے مقام پر داغے گئے ایک میزائل حملے کے نتیجے میں کم سے کم پندرہ افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔ شامی زلزلے کی وجہ سے اس وقت ایک نئے بحران کا شکار ہے۔ اس کے باوجود لگتا ہے کہ پڑوسی ملک ایرانی نفوذ کی راہ میں بند باندھنے کے ساتھ ساتھ لبنانی حزب اللہ کو ہتھیاروں کی اسمگلنگ کو روکنے کے اپنے منصوبے پر عمل کرتے ہوئے اسرائیل شام میں بہت سے ایرانی مقامات کو نشانہ بنانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ شامی حکومت سے وابستہ ذرائع ابلاغ نے اعلان کیا کہ اتوار کی صبح سویرے دارالحکومت دمشق میں اسرائیل نے میزائل حملے کیے جنہیں پسپا کر دیا گیا۔ ذرائع کے مطابق میزائل دمشق کے جنوب مغرب میں مختلف مقامات پر گرے۔ ذرائع ابلاغ کے مطابق اسرائیلی طیاروں نے دارالحکومت دمشق کے جنوب مغرب میں کچھ مقامات پر متعدد میزائل داغے۔ بمباری کے بعد تکنیکی اور انجینیرنگ ٹیموں نے بم دھماکے سے ہونے والے نقصانات کا تخمینہ لگانے کے لیے کام شروع کر دیا ہے۔ دریں اثنا سیریئن آبزرویٹری فار ہیومن رائٹس نے انکشاف کیا کہ اسرائیل نے دمشق کے وسط میں واقع "کفر سوسہ" کے علاقے میں ایک ایرانی اسکول کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ایک عمارت تباہ ہو گئی۔ یہ عمارت سیدہ زینب اور الدیبیہ کے درمیان واقع ہے۔ آبزرویٹری کے مطابق اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر جانی نقصانات کی اطلاعات ہیں۔ اس کے علاوہ شامی شہریوں نے سوشل میڈیا پر اسرائیلیوں کی جانب سے نشانہ بنائے جانے کی خبروں پر زور دیتے ہوئے کہا کہ دھماکوں کی آوازیں دارالحکومت کے آسمان میں دور دور تک سنی گئیں۔

اسرائیلی حکومت کی پالیسی کے خلاف مظاہرے، فوجی اسٹیبلشمنٹ مظاہروں کی زد میں آ گئی

اسرائیلی حکومت کی پالیسی کے خلاف مظاہرے اسرائیلی فوج اور ریزرو افسروں تک پہنچ گئے ہیں جس کے بعد سیاسی اور سکیورٹی حکام میں تشویش بڑھ گئی ہے۔ یہاں تک کہ ان مظاہروں سے افسروں میں فوج کے اندر نافرمانی شروع ہو جانے کا خوف پیدا ہو گیا ہے۔ ان میں سے بعض نے حکام کی جانب سے موصول فوجی احکامات کی تعمیل سے انکار کا اعلان کر دیا۔ سابق فوجی افسر اکرم حسون کا خیال ہے کہ فوجیوں، ریزرو افسران اور اعلیٰ سکیورٹی اہلکاروں کا یہ احتجاج ایسا ہے جس کی ایسی نظیر ہے اسرائیل نے پہلے نہیں دیکھی ہے۔ اس نے اہلکاروں کے سامنے ریڈ لائن روشن کر دی ہے۔ اس سے اسرائیل کے استحکام کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ احتجاجی مہم کی توسیع نے بڑے پیمانے پر تشویش کو جنم دیا ہے۔ جس کی وجہ سے متعدد جماعتوں کو حکومت کو اپنے فیصلوں اور عدالتی اصلاحات کے منصوبے کو تبدیل کرنے پر آمادہ کرنے کی طرف جانا پڑا۔ جس طرح حزب اللہ کے سیکرٹری جنرل حسن نصر اللہ نے جمعرات 16 فروری کی شام تقریر میں کی۔ اس کے بعد میڈیا اور سکیورٹی حکام نے اس دوران اسرائیل کو پیغام دیا ہے کہ براہ راست دھمکی دی گئی ہے۔ تقریباً 600 فوجی اور ریزرو افسران اور ان کے اہل خانہ نے سکیورٹی منسٹر یوو گیلنٹ کے گھر کے سامنے مظاہرہ کیا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ وہ موجودہ حکومت کو اپنی پالیسی جاری رکھنے سے روکنے کے لیے فوری اقدامات کرے۔ ان اقدامات کی ایتمار بن گویر اور سماٹریچ نے منصوبہ بندی کر لی تھی۔ مظاہرے میں حصہ لینے والے ایک سابق افسر نے موجودہ حکومت کی پالیسی کو "اسرائیل کی سلامتی اور مستقبل کے لیے خطرہ سمجھا اور کہا کہ اس پالیسی کا تسلسل ہر کسی کو پاتال کی طرف لے جائے گا۔ مظاہرین کی جانب سے لگائے جانے والے نعرے بھی صہیونی ریاست میں ہونے والے مظاہروں کے دوران لگائے گئے نعروں سے مختلف تھے۔ ان میں سے بعض نے موجودہ حکومت کو جمہوریت کے خاتمے کی طرف گامزن سمجھتے ہوئے فوجی احکامات کی تعمیل نہ کرنے کی دھمکی دے دی۔ مظاہرے میں سابق ریزروسٹ بھی تھے جن کی اولادیں آج اسرائیلی فوج میں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ ان میں ایال ناوی بھی شامل تھے۔ مظاہرے کے منتظمین میں سے ایک نے کہا آنے والے دنوں میں مزید مظاہرے کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا تل ابیب آمریت کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ریزروسٹ پریشان ہیں کہ اسرائیل کے مستقبل کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔ دوسری طرف فوج مخالف ان مظاہروں کے جواب میں لگ بھگ 400 سکیورٹی فورسز کے افراد نے بھی ایک احتجاجی مظاہرہ کیا۔ اس مظاہرے میں انہوں نے صدر اسحاق ہرزوگ کو بھیجے گئے ایک خط پر دستخط کرتے ہوئے، ملک کی صورت حال کے بارے میں اپنی تشویش اور عدلیہ کو کمزور کرنے کے نیتن یاہو کی حکومت کے منصوبے کے متعلق خبردار کیا۔ ہرزوگ سے اپنی درخواست میں انہوں نے جس چیز سے خبردار کیا وہ یہ تھی کہ عدلیہ کو کمزور کرنے کے حکومتی منصوبے کے اثرات مرتب ہوں گے اور اس سے عالمی عدالتوں میں اسرائیلی سکیورٹی اہلکاروں پر مقدمات چلانے کا امکان پیدا ہو سکتا ہے۔ اسرائیلی صدر کو بھیجے گئے خط پر دستخط کرنے والے نمایاں ناموں میں موساد کے سابق سربراہ تامیر پارڈو، شن بیت کے سابق سربراہ نداو ارگمان، سابق قومی سلامتی کے مشیر عزی اراد، فوج کے سابق ڈپٹی چیف آف سٹاف متان ولنائی اور دیگر شامل ہیں۔ خط کے متن میں مزید کہا گیا کہ ہم عجلت میں قانون سازی کے اقدامات کے بارے میں اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہیں، ایسے اقدامات نظام میں بغاوت کا سبب بنتے ہیں اور نسلوں کو رلانے کا سبب بن جاتے ہیں۔ جیسا کہ تمام حالیہ اعداد و شمار سے ظاہر ہوتا ہے کہ شہریوں کی اکثریت اس نوعیت کی سختی سے مخالفت کرتی ہے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ ہرزوگ عدلیہ سے متعلق قوانین پر دستخط نہ کریں۔ یہ مطالبہ یہ جانتے ہوئے کیا گیا کہ ایک مرتبہ کنیسٹ (پارلیمنٹ) کی طرف سے منظوری کے بعد اس قانون پر صدر کے دستخط صرف ایک سرکاری دستخط ہوتے ہیں اور یہ کسی تبدیلی کا سبب نہیں بنتے۔ خط میں انہوں نے زور دیا کہ حکومت نے جس اصلاحاتی منصوبے پر عمل درآمد شروع کیا ہے اس سے سب سے زیادہ متاثر اسرائیلی فوج اور سکیورٹی فورسز ہیں۔ فوجی ادارے کے لیے تشویش کا ایک حصہ والدین کا اپنے بچوں کو بھرتی میں بھیجنے سے انکار ہے۔ سابق افسر اکرم حسون نے کہا کہ اسرائیل میں اس سے پہلے یہ آواز نہیں سنی گئی، سکیورٹی حکام کا رونا صورت حال کو بدلنے میں حصہ ڈال سکتا ہے۔ کیونکہ اس گروہ نے اسرائیل کی خدمت کی اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر اپنی سلامتی اور اسرائیلیوں کی سلامتی کی خاطر کام کیا ہے۔ چونکہ وہ غیر جانبدار ہیں اور ان کا احتجاج سیاسی مقاصد کے لیے نہیں آتا۔ اس لیے ان کی سرگرمیاں سب سے زیادہ مؤثر اور کامیاب ہیں۔ جنرل سٹاف کے ایک سینئر اہلکار نے وضاحت کی کہ اگرچہ فوج کو ابھی تک فوجیوں یا ان کے اہل خانہ کی جانب سے مسترد ہونے کے کیس موصول نہیں ہوئے ہیں، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تشویش حقیقی نہیں ہے۔ فوج کے لیے لازم ہے وہ اس صورت کے لیے تیار رہے کہ کبھی بھی اسے بھرتی یا ریزرو خدمات سے انکار کا جواب موصول ہو جائے۔ اس صورت حال کے پیش نظر ملٹری کمانڈ نے ریزرو سسٹم میں بٹالین کے کمانڈروں کو نئی ہدایات بھیجیں اور ان سے کہا کہ ہوشیار رہیں اور میدان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس پر توجہ دیں اور یہ جاننے کی کوشش کریں کہ آیا فوجیوں کے درمیان کوئی مسئلہ تو نہیں ہے۔ اعلیٰ سطحوں کو فوری طور پر مطلع کرنے کے لیے کمانڈ نے باقاعدہ یونٹ کمانڈروں کو ہدایت کی کہ وہ اضافی طور پر چوکنا ہو جائیں اور فوج کی صفوں میں تنازعات کو گھسنے سے روکنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ اسرائیلی فوج کے چیف آف سٹاف ہرزی حلوی کی طرف سے فوج کے اندر سے آنے والی ان آوازوں کے سامنے اختیار کی گئی خاموشی سے بھی تشویش بڑھ رہی ہے اور بھرتی کے دنوں میں بحران کی شدت بڑھنے کا امکان ہے۔ بھرتی مارچ سے شروع ہونا ہے۔ ایک طرف حکومت کو خطرہ سکیورٹی فورسز کی آوازوں اور اس کے خلاف فوجی اسٹیبلشمنٹ کی بھرتیوں سے ہے تو دوسری طرف حکومت کو اندرونی خلفشار اور تنازعات کے باعث بھی اپنی ثابت قدمی اور اتحاد کے حوالے سے سب سے بڑے خطرے کا سامنا ہے۔ اسرائیلی سلامتی کے وزیر گیلنٹ کو وزیر خزانہ سماٹرچ سے شدید اختلافات ہیں۔ گیلنٹ نے سماٹرچ اور نیتن یاھو کے درمیان ہونے والے معاہدے کی شرائط پر عمل درآمد کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ اس معاہدے کی شقوں کے تحت اختیارات وزارت سلامتی سے وزیر خزانہ کو منتقل کر دیے گئے ہیں۔ سلامتی کے وزیر نے نیتن یاہو کو مطلع کیا کہ اسرائیلی فوج کی کوئی بھی کارروائی ایک حفاظتی کارروائی ہے اور اس لیے اسے ان کے مکمل اختیار میں رہنا چاہیے۔ سماٹریچ کے قریبی ساتھی کے مطابق یہ تنازعہ ان کی پارٹی کی حکومتی اتحاد سے علیحدگی کا باعث بن سکتا ہے۔ ایک اور تنازعہ حکومت کے لیے خطرہ ہے جو حالیہ دنوں میں سامنے آیا ہے۔ یہ تنازع نیتن یاہو اور وزیر قومی سلامتی ایتمار بن گویر کے درمیان ہے۔ مشرقی القدس کے حوالے سے حالیہ منصوبے کے سامنے آنے کے بعد سکیورٹی اسٹیبلشمنٹ میں بڑے تحفظات پیدا ہو گئے ہیں۔ منصوبے کے نفاذ سے تناؤ بڑھ جائے گا تاہم بن گویر اپنے فیصلوں پر عمل کرنے پر اصرار کر رہے ہیں۔

کیوبا کے گیارہ صوبوں میں بجلی کی سپلائی منقطع

ہوانا، 19 فروری (یو این آئی) کیوبا کے 15 میں سے 11 صوبوں میں ہفتہ کو بجلی گُل ہو گئی۔ قومی پاور پروڈیوسر نے ایک بیان میں یہ اطلاع دی۔ ہوانا سے تقریباً 100 کلو میٹر مشرق میں صوبے ماتنزاس سے کیوبا کے مشرق میں گوانتاناموتک بجلی کٹوتی سے متاثر ہوئے۔ کیوبا کی الیکٹرسٹی یونین کے ٹیکنیکل ڈائریکٹر لازارو گوئرا نے مقامی میڈیا کو بتایا کہ 220 کے وی ماتنزاس سب اسٹیشن میں خرابی آ گئی تھی اور وہ بجلی آہستہ آہستہ بحال کی جا رہی تھی۔ انہوں نے کہا کہ پیر کو گنے کے کھیت میں آگ لگنے سے بجلی کی لائنوں کو نقصان پہنچا، جس سے ملک کے آدھے حصے میں بجلی بند ہو گئی۔ کیوبا کے زیادہ تر تھرمو الیکٹرک پاور پلانٹس 40 سالوں سے کام کر رہے ہیں۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

بچوں میں موبائل فون کا استعمال کتنا خطرناک؟

ماہر ڈاکٹروں کی ریسرچ کے مطابق کم سن بچوں میں موبائل فون کا استعمال کرنا خطرناک بیماریوں کا پیش خیمہ

مفتی محمد شاداب تقی قاسمی کریم نگری

یہ ہمارے معاشرہ کا المیہ کہہ لیجیے کہ موبائل فون کی تمام تر تباہ کاریوں سے واقف ہونے کے باوجود کیا بچہ، کیا بڑا، کیا امیر، کیا غریب ہر کوئی اس کا دلدادہ اور عاشق نظر آتا ہے، جس کے نتیجہ میں ہر کوئی اس کی تباہ کاری سے متاثر ہونے لگا کسی کی بینائی متاثر ہوئی تو کوئی اعصابی بیماری کا شکار ہوا کسی کا حافظہ کمزور ہوا، تو کسی کی نیند کی غائب ہوگئی۔ الغرض موبائل فون کا استعمال ہر عمر کے افراد کے لئے نقصان دہ ہے، لیکن خصوصاً کم عمر بچوں کے لئے اس کا استعمال انتہائی مہلک ہے، معصوم اور نوخیز بچے جن کی عمر دو سے بارہ سال کے درمیان ہوتی ہے ان کا اعصابی نظام جو پروان چڑھنے کے مرحلہ میں ہوتا ہے اس پر موبائیل ریڈی ایشن کہ انتہائی گہرے اور مضر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ آئیے ذیل میں جائزہ لیتے ہیں کہ بچوں میں موبائل فون کا استعمال کتنا خطرناک ہے؟

دماغی سسٹم متاثر ہونے کا خدشہ:

موبائل فون کا کثرت سے استعمال بچوں کے لئے ان کے دماغی توازن کو خراب کر دیتا ہے، انسانی دماغ کی بھی اپنی برقی رو ہوتی ہے جس کی مدد سے اعصابی نیٹ ورک ایک پیغام ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جاتا ہے، موبائل فون کا حد سے زیادہ استعمال اس نیٹ ورکنگ کے نظام کو شدید طور پر متاثر کرتا دیتا ہے۔ امریکا کے نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہیلتھ کی تحقیق کے مطابق 9 اور 10 سال کے وہ بچے جو 7 گھنٹوں سے زیادہ وقت موبائل فون استعمال کرتے ہوئے گزارتے ہیں ان کے دماغ کی بیرونی جھلی کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ جھلی معلومات کو پراسس کرنے کا کام سر انجام دیتی ہے۔ ماہرین کے مطابق وہ بچے جو صرف ایک سے 2 گھنٹے بھی موبائل فون کے ساتھ گزارتے ہیں ان میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے۔

آنکھوں کی بینائی پر کی کمزوری کا سبب:

کم عمری میں موبائل فونز کے استعمال سے کئی بیماریاں جنم لیتی ہیں لیکن طبی ماہرین کا کہنا ہے کہ چھوٹے بچوں کا موبائل فونز کے زیادہ استعمال سے آنکھوں کی کئی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں جو ان کے آنے والے وقتوں کے لئے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ دیہی علاقوں کی نسبت شہری علاقوں کے رہائشی بچوں میں موبائل فون کا کثرت سے استعمال دیکھنے میں آیا ہے 3 سے 5 سال کی عمر کے بچوں میں موبائل فون کا استعمال تیزی سے بڑھتا جا رہا ہے جس سے بچوں میں آنکھوں کی بیماریاں، آنکھوں میں خشکی پیدا ہونا اور آنکھوں کا جلنا اور نظر کی کمزوری کے ساتھ ساتھ چھوٹی عمر میں چشمے لگانے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے۔ ایک نئی تحقیق کے مطابق اسمارٹ فونز اور لیپ ٹاپ کے ذریعہ خارج ہونے والی نیلی روشنی ہماری آنکھوں میں ایک زہریلا سالمہ بنا کر اندھے پن کو تیز کرتی ہے۔

بھینگے پن کے خطرات:

بچوں میں موبائل فون کے استعمال کی ایک بڑی خرابی یہ بھی ہے کہ بچوں میں اس کے زیادہ استعمال کی وجہ سے بھینگے پن کا خطرہ بہت زیادہ ہو جاتا ہے۔ جنوبی کورین ماہرین اور ایک برطانوی اخبار کی رپورٹ کے مطابق جو بچے زیادہ دیر تک موبائل فون استعمال کرتے ہیں تو ان کی آنکھوں میں بھینگا پن آنے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اس سلسلے میں کورین" کے کونم نیشنل یونیورسٹی اسپتال" کی ٹیم نے 7 سے 16 برس کے 12 لڑکوں پر تحقیق کی جنہیں روزانہ چار سے آٹھ گھنٹے موبائل فون کو اپنی آنکھوں سے آٹھ سے بارہ انچ کے فاصلے پر رکھ کر استعمال کرنا تھا، دو ماہ بعد ان میں سے نو لڑکوں میں بھینگے پن کی ابتدائی علامات ظاہر ہونا شروع ہوگئیں۔ (ماخوذ از: موبائل فون کا استعمال: نقصانات سے کیسے بچا جائے؟)

دماغ کے کینسر کا امکان:

ڈاکٹر کارپنٹر نے کہا کہ اس وقت تک انسان کو موبائل فون کے مضر اثرات سے متعلق اتنی ہی معلومات ہیں جو تیس سال پہلے سگریٹ نوشی اور پھیپھڑوں کے کینسر سے تعلق کے بارے میں تھیں۔ کیمٹی کو یورپ اور خصوصاً سکینڈ نیویا ممالک میں موبائل فون کے استعمال پر ہونے والی ریسرچ سے بھی آگاہ کیا گیا۔ موبائل فون کا استعمال سب سے پہلے ناروے اور سویڈن میں شروع ہوا۔ ان ممالک کی تحقیق کے مطابق موبائل فون سے نکلنے والی شعاؤں کا انسان کی صحت سے رشتہ ضرور ہے۔ سویڈن میں 2008 میں ہونے والی ایک تحقیق کے مطابق موبائل کے کثرت استعمال سے کانوں کے قریب کینسر کے پھوڑے بننے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ اسی طرح رائل سوسائٹی آف لندن نے ایک پیپر شائع کیا ہے، جس کے مطابق وہ بچے جو بیس سال کی عمر سے پہلے موبائل فون کا استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں ان میں انتیس سال کی عمر میں دماغ کے کینسر کے امکانات ان لوگوں سے پانچ گنا بڑھ جاتے ہیں، جنہوں نے موبائل کا استعمال بچپن میں نہیں کیا۔ (ماخوذ از مضمون: بچوں میں موبائل فون کے استعمال کے مضر اثرات)

تعلیمی کارکردگی پر اثر:

موبائل فون کے استعمال کی وجہ سے بچوں کی توجہ کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے، اس کے اندر سے سیکھنے سکھانے کا شوق ختم ہو جاتا ہے، پڑھنا اس کے لئے ایک بوجھ بن جاتا ہے، جس کے نتیجہ میں وہ اپنی کلاس میں پیچھے رہ جاتا ہے اور امتحانات میں اکثر ناکام ہوتا ہے۔ ٹوکیو حکومت کے ایماء پر کرائے جانے والے والے اس جائزہ میں واضح کیا گیا کہ روزانہ چار گھنٹے سے زیادہ موبائل فون استعمال کرنے والے 14 اور 15 سال کی درمیانی عمر کے ہر نو میں سے ایک طالب علم کی کارکردگی متاثر ہوتی ہے، بتایا گیا ہے کہ ہر مضمون میں ان کی اوسط کارکردگی میں 14 فیصد تک کی کمی دیکھی گئی۔ (ڈی ڈبلیو نیوز پورٹل)

فحاشی وعریانیت کا مزاج:

بچوں کے اندر موبائل فون سے فحاشی اور عریانی میں غیر معمولی حد تک اضافہ ہوا ہے، چوں کہ موبائل فون اگر کسی کے پاس ہے تو اس میں نیٹ کا ہونا لازم ملزوم میں درجہ میں آچکا ہے اور انٹرنیٹ کے ذریعہ جو خرابیاں ہمارے معاشرہ میں در آئی ہیں شائد ہی کوئی اس کا منکر ہو، یہ بات سب کے علم میں ہے کہ انٹرنیٹ کھولیں تو بے شمار فحش اور غیر موزوں چیزیں خود بخود سامنے آجاتی ہیں، جب بچوں کے سامنے بھی ایسی چیزیں آتی ہیں تو ابتداً وہ اسے نظر انداز کرتے ہیں لیکن بار بار غلط اشتہارات ان کی نظر سے گزرنے کی وجہ سے ان میں رفتہ رفتہ ان میں تجسس پیدا ہوتا ہے اور جب وہ اس کی طرف بڑھتے ہیں تو اسی وقت سے اس خطرہ کا آغاز ہو جاتا ہے، جس کا تصور والدین کبھی کر بھی نہیں سکتیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بچے معاشرتی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں اور وقت سے پہلے ہی بڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی بہت ساری باتیں جو انہیں کم عمری میں معلوم نہیں ہونی چاہئیں اس سے آگاہ ہو جاتے ہیں بلکہ اس کے خطرناک اثرات کی لپیٹ میں آکر رہ جاتے ہیں۔

ایک عبرت ناک واقعہ:

گزشتہ دنوں دو میاں بیوی اپنے چھ سالہ بچے کو میرے پاس لائے، جو ہر وقت بستر پر لیٹا رہتا یا پھر جہاں بٹھا دیا جاتا، وہیں بیٹھا رہ جاتا۔ بچے کی یہ کیفیت دیکھ کر میں نے انھیں مشورہ دیا کہ وہ کسی ماہر امراضِ اطفال یا نیورو سرجن سے رابطہ کریں، تاکہ وہ بچے کا پورا جسمانی اور دماغی معائنہ کرنے کے بعد کسی تشخیص کے قابل ہو۔ انھوں نے مجھے بتایا کہ وہ یہ کام کر چکے ہیں، تمام ٹیسٹ نارمل ہیں اور اب معالجین کا کہنا ہے کہ بچے کو کسی قسم کا کوئی جسمانی عارضہ لاحق ہے اور نہ اعصاب میں کوئی رکاوٹ ہے۔ بچے کو مناسب نفسیاتی اور ذہنی مشقوں کی ضرورت ہے۔ کیوں کہ چھ برس کی عمر میں بچے کی نفسیاتی نمو جتنی ہونی چاہیے تھی، وہ اس کے مقابلے میں چوتھائی بھی نہیں ہے۔ چنانچہ میں نے بچے کا مشاہدہ کرکے والدین سے چند سوالات کیے، جن میں ایک سوال یہ تھا کہ کیا آپ نے اپنے بچے کو کھیل کود کے لیے موبائل فون تو بچپن سے نہیں دیا؟ اس سوال کے جواب میں وہی جواب ملا جو عموماً ننانوے اعشاریہ پانچ فیصد پاکستانی مائیں دیتی ہیں کہ جب ہم گھر کے کام کاج میں مصروف ہوتے ہیں یا بچہ کسی طرح چپ ہونے کا نام نہیں لیتا تو بچے کو خاموش کرانے کے لیے اسے ہمیں مجبوراً موبائل فون تھمانا پڑتا ہے۔ میں نے عرض کیا، آپ کی وقتی مجبوری نے بچے کو زندگی کی معذوری میں بدل ڈالا ہے۔ (ماخوذ از: مضمون: موبائل سے اپنے بچوں کی زندگی برباد نہ کیجیے)

لمحہ فکریہ:

بچوں میں موبائل فون کے استعمال کی وجہ سے جو بیماریاں اور مہلک اثرات جنم لے رہے ہیں اس کا اجمالی جائزہ لیا گیا ہے، اس کے علاوہ اور بھی کئی خطرناک پہلو ہیں جس کا احاطہ ممکن نہ تھا اس لئے بیان نہیں کیا گیا، ایسے موقع پر والدین اور سرپرستوں کی سب سے بڑی ذمہ داری ہے کہ وہ جہاں تک ہوسکے اپنے بچوں کو موبائل فون سے دور رکھیں، یہ بچوں کو خوفناک بیماریوں میں مبتلا کرنے کا تیز رفتار عمل ہے، خاص طور پر ماؤں کا اس سلسلہ میں اہم کردار ہوتا ہے کیوں کہ وہ اگر وہ کسی کام میں مصروف ہوتیں ہیں یا کہیں جانا ہوتا ہے تو اکثر بچوں کو خاموش کرانے اور ان کی دل بہلائی کے لئے فون میں کوئی گیم یا یوٹیوب کھول کر دیتی ہیں، مگر اس کے منفی اثرات سے بالکل ناآشنا ہوتی ہیں، اسی لئے ضرورت ہے کہ اگر بچوں کی صحت عزیز ہے تو ان کو موبائل فون سے دور رکھا جائے اور زیادہ سے زیادہ جسمانی نشونما کو بہتر کرنے والے کھیل کا عادی بنایا جائے۔

غیر شائستہ زبان: اصلاح کیسے کی جائے؟

عبدالحئی ثاقب

میرے ایک دوست اپنے چھ سالہ بیٹے کی بگڑتی ہوئی زبان سے متعلق بہت پریشان دکھائی دیتے تھے۔ آخرکار ایک روز انہوں نے کھل کر مجھ سے بات کی اور تمام صورت حال سے آگاہ کیا۔ اس حوالے سے انہوں نے مجھ سے کچھ سوالات کیے، جن کے جوابات حاصل کرنے کے بعد انہوں نے اِن تجاویز پر عمل کیا۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بچے کی گفتگو میں شامل برے اور ناشائستہ الفاظ آہستہ آہستہ ختم ہو گئے۔ یہاں قارئین کی دلچسپی کے پیش نظر وہ گفتگو پیشِ خدمت ہے۔ تاکہ ایسے والدین جنھیں ایسی کسی صورت حال کا سامنا ہو اِس سے استفادہ کرسکیں۔ محترم میرا بیٹا جب سے چھ سال کی عمر کو پہنچا ہے گھر کے بجائے محلے میں جا کر کھیل کود کو ترجیح دینے لگا ہے، اِس نے نئے نئے دوست بھی بنالیے ہیں، اور اُن سے اچھی بری عادات اور فضول الفاظ بھی سیکھنے لگا ہے۔ آپ بتائیے کیا میں اس کے باہر نکلنے پر مکمل پابندی عائد کر دوں؟

جواب: نہیں جناب ایسا ہرگز مت کیجیے اگر آپ بچے کو گھر میں قید کر دیں گے تو وہ ان مسائل کا سانا کیسے کرے گا جو اسے مستقبل میں پیش آسکتے ہیں بچے کا معاشرے میں میل جول تو بہت ضروری ہے۔

کیا میں اس کے ایسے دوستوں پر پابندی لگا دوں جن سے یہ بری زبان سیکھتا ہے؟

جواب: نہیں یہ بے جا سختی ہوگی۔ اگر آپ ایسا کریں گے تو وہ چھپ چھپ کر ان سے ملے گا جس سے اس کی طبیعت نافرمانی کی جانب بھی مائل ہو جائے گی۔

تو پھر کیا میں اپنے بیٹے کے دوستوں کا انتخاب خود کروں؟

جواب: ایسا کرنا بھی ہرگز مناسب نہیں ہوگا، کیونکہ اگر آپ اس کے دوستوں کا انتخاب خود سے کریں گے تو ہوسکتا ہے ہو آپ کے منتخب کردہ بچوں کے ساتھ دوستی ہی نہ کرے۔

تو پھر مجھے کیا کرنا چاہیے اور اس کی بگڑتی زبان کا کیا علاج ہے؟

جواب: اول تو آپ کو یہ بات باور کر لینی چاہیے کہ بچوں کو صرف محبت اور جذبات کے درست اظہار کے ذریعے ہی کسی غلط بات سے روکا جاسکتا ہے۔ اگر آپ کا بچہ آئندہ کوئی برا لفظ سیکھ کر آئے اور اسے گھر میں بولنے لگے تو اسے مت اور نہ ہی پریشانی کا اظہار کیجیے، بلکہ اپنے قریب بلائیے اور پیار سے۔ بیٹا یہ لفظ آپ نے کہاں سے سیکھا ہے؟ اور اس لفظ سے متعلق اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کھل کر کیجیے۔ اس دوران اپنے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات لے کر آئیے۔ پہلی بار صرف اتنا کہہ کر چھوڑ دیجیے۔ دوسری بار بھی اگر وہ یہ لفظ دہرائے تو اُسے زبان سے کچھ مت کہیے، بلکہ اپنے چہرے پر شدید ناگواری کے تاثرات لے کر آئیے، وہ فوراً بات سمجھ جائے گا۔ اگر تیسری بار بھی وہ ناشائستہ زبان اختیار کرتا ہے تو آپ بھی اپنے ناگواری کے تاثرات شدید کر دیجیے۔ مثلاً کانوں میں انگلیاں ڈال لیں۔ چہرے کو ایسا بنالیں جیسے آپ کو سخت بدبو آرہی ہو اور اس دوران ایک آدھ جملہ بھی بولا جاسکتا ہے کہ یہ لفظ سن کر تو مجھے بدبو آنے لگتی ہے۔

یاد رکھیے!

بچہ جذبات کو بخوبی سمجھتا ہے اور اپنے والدین کی ناگواری کو بالکل برداشت نہیں کرتا اس لیے وہ ان کی بیزاری کو دور کرنے کی فوری کوشش کرتا ہے۔ ناشائستہ لفظ کی اصلاح کرتے وقت آپ یہ بات بھی یاد رکھیے۔ کہ وہ لفظ جس کی آپ اصلاح کرنا چاہتے ہیں وہ آپ نے اور آپ کی اہلیہ نے ہرگز ادا نہیں کرنا۔ بلکہ صرف اشاروں، کنایوں میں ہی اس کی نشاندھی کرنی ہے۔ اس گفتگو کے بعد وہ صاحب چلے گئے اور چند روز بعد ان کا فون آیا۔ ان کے لہجے سے لگ رہا تھا کہ وہ کافی خوش ہیں۔ انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے بتایا کہ آپ کی بتائی ہوئی تجاویز پر عمل کرنے سے میرے بیٹے نے فلاں فلاں لفظ کا استعمال اپنی گفتگو سے ترک کر دیا ہے۔ چند ماہ بعد پھر ان سے بات ہوئی تو انھوں نے پھر بتایا کہ جب بھی وہ کوئی ایسا لفظ سیکھتا۔ میں آپ کی تجاویز پر عمل کرتا۔ جس کا اثر یہ ہوا کہ اس میں واضح تبدیلی آگئی۔ وہ اب ایسے بچوں سے دوستی ہی نہیں رکھتا جو ناشائستہ الفاظ ادا کرتے ہیں بلکہ اب وہ ایسے بچوں کو دوست بناتا ہے جو اچھی گفتگو کرتے ہیں۔ یہ بتا کر انہوں نے ایک بار پھر میرا شکریہ ادا کیا۔

بزبانِ شاعر

زبان پہ مہر لگانا تو کوئی بات نہیں
بدل سکو تو بدل دو میرے خیالوں کو

www.asrehazir.com asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com

بچوں کی تربیت کے عملی طریقے

ڈاکٹر محمد یونس خالد

بچوں کی تربیت کے عملی طریقے کیا ہیں؟ والدین اور اساتذہ کے لئے یہ بات جاننا نہایت ضروری ہے۔ کیونکہ یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ تربیت بچے کو صرف لیکچر دینے سے نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ ایک وقت طلب، فکر طلب، صبر آزما اور مسلسل کرنے کام ہے۔ جو مستقل مزاجی سے انجام دینا پڑتا ہے۔ اور اس کے لئے موثر حکمت عملی کی ضرورت بھی پڑتی ہے۔ اولاد کی تربیت کے مختلف طریقے ہیں۔ جو ایک دوسرے پر منحصر ہونے کے ساتھ ایک دوسرے سے لازم وملزوم بھی ہیں۔ تدریجاً ان میں ایک سے دوسرے کی طرف ضرورت اور وقت کے تقاضوں کے مطابق منتقل بھی ہونا پڑتا ہے۔ اور ان سب کو یکے بعد دیگرے ضرورت اور حالات کے تقاضوں کے مطابق آزمانا بھی پڑتا ہے۔ بچوں کی عملی تربیت کے مندرجہ ذیل طریقے بنیادی اہمیت کے حامل ہیں۔

فکرمندی:

والدین کی فکرمندی بچے کی تربیت کا پہلا اسٹیج ہے۔ یعنی والدین یہ ضرورت محسوس کریں اور اپنے اندر یہ احساس جگائیں۔ کہ بچے کی تربیت ان کی ذمہ داری اور فرض منصبی میں شامل ہونے کے ساتھ ان کی ضرورت بھی ہے۔ جب تک والدین شدت سے یہ احساس اپنے اندر پیدا نہ کریں۔ اور اس فریضہ کی انجام دہی کے لئے فکر مند نہ ہوں۔ تب تک ظاہر ہے کہ یہ کام ممکن ہی نہیں۔ اسی احساس کو اجاگر کرنے کے لئے قرآن کریم نے سورۃ تغابن میں اولاد کو آزمائش قرار دے کر فرمایا: انما اموالکم واولاکم فتنۃ (التغابن) "لوگو! تمھارے مال اور تمھاری اولاد تمھارے لئے آزمائش ہیں۔ اولاد کو آزمائش قرار دینے کے باوجود اگر والدین اپنی اولاد کی تربیت کی ذمہ داری ہی محسوس نہ کریں۔ تو خدانخواستہ اولاد دنیا کی زندگی میں وبال جان جبکہ آخرت کی زندگی میں شرمندگی اور اللہ کے ہاں پکڑ کا باعث بن سکتی ہے۔ اسی فکرمندی اور احساس کو اجاگر کرنے کے لئے سورۃ تحریم میں اللہ تعالی نے مومنین کو حکم دیا۔ کہ وہ خود کو اور اپنے اہل وعیال کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے فکرمند ہو جائیں۔ یہ فکرمندی اور احساس ہی کسی کام کے آغاز کی بنیاد بن جاتی ہے۔ اگر یہ احساس ہی دل میں اجاگر نہ ہو تو تربیت کا عمل سرے سے شروع ہی نہیں ہوسکتا۔ دنیا میں بے شمار والدین آج بھی ایسے ہیں جن کو اپنے بچوں کی تربیت کا احساس ہی نہیں ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے بچے بڑے ہو کر خود بخود سیکھ جائیں گے۔ حالانکہ یہ بہت بڑا دھوکہ ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے۔ انسان کو جب بھوک کا احساس ستاتا ہے۔ تو وہ کھانے کی طرف لپکتا ہے۔ جب پیاس کا احساس جاگنے لگتا ہے تو انسان پانی کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ بالکل اسی طرح اولاد کی تربیت ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے، جو والدین کے سپرد کر دی گئی ہے۔ اسی ذمہ داری کے نتیجے میں والدین کو اللہ تعالی نے وہ حقوق عطا کئے۔ جو والدین کے علاوہ کسی اور کو نہیں دیے۔ ماں کے قدموں تلے جنت رکھی گئی۔ وہ اس بار تربیت کو اٹھانے کے نتیجے میں ہی رکھی گئی ہے۔ بہرحال اولاد کی تربیت کا پہلا مرحلہ والدین کی فکرمندی اور احساس ذمہ داری ہے۔

منصوبہ بندی:

جب کسی کام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو اس کو کرنے کے لئے منصوبہ بندی کی جاتی ہے۔ دنیا میں گھر بنانا ہو تو اس کے لئے منصوبہ بندی بہت پہلے سے کیجاتی ہے۔ اس کے لئے رقم کا انتظام کیا جاتا ہے۔ موزوں کا جگہ کا انتخاب کیا جاتا ہے۔ اور اس کیلئے نقشہ پاس کروایا جاتا ہے۔ کہ گھر کے کمرے کتنے ہوں؟ اس میں کچن کہاں ہوگا؟ بیڈ روم کہاں اور واش روم کس طرف ہونگے؟ اور دیگر تمام تفصیلات کو بڑی باریک بینی سے نقشے میں شامل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اسی نقشے اور پلاننگ کے مطابق یہ گھر ڈیزائن ہو کر مستقبل میں وجود میں آنے والا ہے۔ جو چیز جتنی طویل المدت اور جتنی قیمتی ہو اس کے حصول کی منصوبہ بندی بھی اسی جامعیت اور باریک بینی سے کی جاتی ہے۔ اولاد انسان کے لئے متاع عزیز ہے۔ اس سے قیمتی دنیا کی کوئی دوسری چیز نہیں ہوسکتی۔ اور اس کا وجود بھی صرف دنیا کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ دنیا میں سہارے کے علاوہ آخرت میں نجات اور رفع درجات کا باعث بھی بنتا ہے۔ نیز والدین کی یہ محنت اور سرمایہ کاری دنیا وآخرت دونوں جگہ کام آتی ہے۔ لہٰذا بچوں کی تعلیم وتربیت کے لئے والدین کی فکرمندی کے بعد دوسرا مرحلہ تربیت کی جامع منصوبہ بندی اور اس کے لئے ترجیحات کا تعین کرنا ہے، جو نہایت ضروری چیز ہے۔ کیونکہ منصوبہ بندی کے بغیر کوئی بھی کام الل ٹپ اور ناقص ہو جاتا ہے۔ لہٰذا بچوں کی بہترین تعلیم وتربیت کے لئے ترجیحات کا تعین کرنا اور جامع حکمت عملی ترتیب دینا والدین کے لئے ضروری ہے۔ اسلام نے اس کا آغاز دین دار اور باشعور شریک حیات کی تلاش سے کیا ہے۔ تاکہ اولاد کے آنے سے پہلے ہی اس کے لئے بہتر ماحول فراہم کیا جاسکے۔

اسوہ حسنہ سے تربیت:

اسوہ حسنہ سے تربیت کا مطلب یہ ہے کہ والدین اچھی رول ماڈلنگ کے ذریعے اپنی اولاد کی تربیت کریں۔ یعنی والدین اپنے اچھے اخلاق اور اچھے اعمال وکردار کے ذریعے اپنی اولاد کی تربیت کریں۔ بچے فطری طور پر نقال ہوتے ہیں۔ وہ جو کچھ دیکھتے ہیں اسے اپنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ بچہ لاشعور سے جیسے ہی شعور کی آنکھ کھول لیتا ہے۔ وہ اپنے ماحول میں اپنے ماں باپ کو دیکھ کر ان کی نقل کرنا شروع کرتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ اپنے بچپن میں بہت زیادہ بات چیت اور لیکچر کو نہیں سمجھتا۔ اور نہ ہی وہ کسی کی تقریر کو سمجھنے کا متحمل ہوسکتا ہے۔ لیکن وہی کام کرنے لگتا ہے جو اپنے ماں باپ کو کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ چنانچہ والدین جب نماز پڑھتے ہیں تو ان کو دیکھ کر چھوٹا بچہ بھی مصلی بچھاتا ہے۔ اور ننھے ہاتھ کندھوں تک اٹھا کر باندھتا ہے۔ رکوع کرتا اور سجدے میں جاتا ہے۔ اور پھر والدین کی طرف دیکھ کر سلام پھیرتا ہے اور دعا کے لئے اپنے ننھے سے ہاتھ اٹھا لیتا ہے۔ اب ذرا غور کیجئے اس بچے کو نماز پڑھنا کسی نے نہیں سکھایا۔ لیکن ماں باپ کا عمل دیکھ کر وہ خود ہی نقل کرنے لگتا ہے۔ بالکل یہی اصول دیگر تمام کاموں میں بھی کارفرما ہے۔ کہ بچہ ماں باپ کے اخلاق، اسوہ اور ہر عمل وکردار کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ ایسے میں والدین اگر اپنی اولاد کی اچھی تربیت کرنا چاہتے ہیں۔ تو سب سے پہلے اپنے کردار واخلاق کو درست کریں۔ بچہ اپنے والدین کو دیکھے گا تو اس کے نتیجے میں اچھے کردار اور اعمال واخلاق خود ہی سیکھے گا۔

والدین بچوں کو صحت مند کاموں کا مشاہدہ کروائیں

اگر گھر میں والدین آپس میں محبت سے رہتے ہوں، ایک دوسرے کو عزت واحترام دیتے ہوں۔ بہت زور سے اور برے الفاظ سے ایک دوسرے کو نہ پکارے ہوں۔ بلکہ آپ جناب سے بات چیت کرتے ہوں۔ رشتہ داروں کو اچھے الفاظ کے ساتھ یاد کرتے ہوں۔ ان کے ساتھ خیرخواہی وہمدردی اور صلہ رحمی کی کوشش کرتے ہوں۔ گھر میں صوم وصلوۃ کی پابندی کی جاتی ہو۔ ہر کام وقت پر کرنے کا اہتمام کیا جاتا ہو۔ گھر میں نظم وضبط اور ڈسپلن موجود ہو۔ وعدہ خلافی اور جھوٹ سے اجتناب کیا جاتا ہو۔ گھر میں رات کو جلدی سونے اور فجر میں جلدی اٹھنے اور نماز، تلاوت ودعا کا اہتمام کیا جاتا ہو۔ صفائی ستھرائی، نفاست، ڈسپلن اور سلیقہ مندی والدین کے ہر کام میں موجود ہو۔ تو بچہ ان چیزوں گھر میں دیکھ کر خود ہی سیکھ جائے گا۔ جب گھر کے ماحول میں یہ اقدار پائی جاتی ہوں، اور بچہ شعور آتے کے ساتھ ہی اپنے گھر میں ہی ان اقدار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یقیناً یہ بچہ ان اقدار کو خود بخود اپنانے کی کوشش کرے گا۔ اس کو الگ سے تقریر اور لیکچر سنانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہوگی۔ اس کے برعکس اگر یہ اقدار خود والدین کی زندگی اور گھر کے ماحول میں موجود نہ ہوں۔ اور والدین یہ چاہیں کہ ان کے بچوں کی زندگی میں آجائیں۔ یقیناً بہت مشکل کام ہوگا۔

رول ماڈلنگ اور عملی تربیت کی اہمیت

عملی تربیت کی اہمیت کے پیش نظر ہی اللہ تعالی نے آسمان سے صرف قرآن کریم اور دیگر آسمانی کتابیں نازل نہیں فرمائیں۔ بلکہ ساتھ اس کتاب کی عملی تعبیر پیش کرنے والا پیغمبر بھی بھیجا۔ جو ان کتابوں کی تعلیمات کو عملی طور پر پریکٹس کر کے امت کو سکھاتا۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی حیات طیبہ میں قرآن کی ہر آیت کی عملی تعبیر امت کے سامنے پیش کی۔ اسی وجہ سے اللہ تعالی نے نبی کریم ﷺ کی زندگی کو "اسوۃ حسنۃ" زندگی گزارنے کا نمونہ قرار دیا اور فرمایا: لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (احزاب: 21) "بے شک رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں تمہارے لئے بہترین نمونہ ہے۔" خلاصہ یہ ہے کہ اگر والدین اپنے بچوں کی تربیت پر کام شروع کرنا چاہتے ہیں۔ تو ان کو چاہیے کہ اس کا آغاز اپنی تربیت سے شروع کریں۔ اپنے اخلاق و اعمال اور کردار پر کام کریں۔ اپنی تربیت میں کمی اور خامیوں کو دور کریں۔ اور پھر اپنے عمل سے بچوں کو تربیت کا پیغام دینا شروع کریں۔ اس سے بہت جلد اور آسانی سے بچوں کی اچھی تربیت ممکن ہو جائیے گی انشاء اللہ۔

بچوں کو وعظ ونصیحت سے تربیت کرنا:

بچوں کو بتانا، سمجھانا، اور وعظ ونصیحت کرنا تربیت کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ یعنی اچھی باتیں سمجھا کر ان پر عمل کی تلقین کرنا اور بری باتیں سمجھا کر ان سے اجتناب کرنے کی نصیحت کرنا اور مسلسل یہ کام کرتے رہنا یہ بھی کار پیغمبری ہے۔ قرآن کریم کے نزول کا مقصد بھی وعظ ونصیحت ہی ہے۔ کہ لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جائے۔ ان کو اچھی باتوں کی تلقین کی جائے۔ مختلف پیرائے میں بار بار سمجھایا جائے۔ کبھی جنت کے باغات ومحلات ودیگر انعامات کی ترغیب سے اور کبھی جہنم اور اس کی ہولناکیوں سے ڈرا کر لوگوں کو اچھے اعمال کی تلقین کی جائے۔ اور برائیوں سے ان کو روکا جائے۔

سختی اور ڈانٹ سے تربیت:

بچے پر سختی اور ڈانٹ ڈپٹ کرنا تربیت اولاد کے عمل کے لئے کوئی آئیڈیل تو نہیں۔ کیونکہ اس کے نتیجے میں بچے سے تعلق کمزور پڑ جاتا ہے۔ مکالمے کے راستے بند ہو جاتے ہیں۔ اور شفقت ومحبت جو اس راستے کی زاد راہ ہونا چاہیے وہ بھی ماند پڑ جاتی ہے۔ یہی نہیں بلکہ بچے کا ذہن بھی تربیت کی قبولیت سے انکار کر دیتا ہے۔ اور بغاوت کا عنصر اس میں غالب آنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اگرچہ ڈانٹ سے وقتی طور پر بچہ دب کر ڈانٹ کھا بھی لے، اور مصنوعی طور پر والدین کی چاہت پر عمل بھی کرلے۔ لیکن بہرحال کیفیت تادیر باقی نہیں رہتی۔ ڈانٹ ڈپٹ کا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت تربیت کے بھی خلاف ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں۔ کہ میں بچپن میں دس سال تک رسول اللہ ﷺ کے خادم کی حیثیت کام کرتا رہا۔ اس دوران رسول اللہ ﷺ نے نہ کبھی مجھے ڈانٹا۔ نہ کبھی مجھے یہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں کیا؟ اور نہ کبھی یہ فرمایا کہ تم نے یہ کام کیوں نہیں کیا؟

رسول اللہ ﷺ کی تربیت کا ایک واقعہ:

ایک روایت میں حضرت عمرو بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی کفالت میں تھا۔ ایک مرتبہ کھانا کھاتے ہوئے میرا ہاتھ برتن میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: یاغلام سم اللہ وکل بیمینک وکل ممایلیک "بیٹے! بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کیا کرو۔ اپنے دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا کرو۔ اور اپنے سامنے سے کھایا کرو۔ ان احادیث سے ایک تو یہ بات معلوم ہو رہی ہے۔ کہ تربیت بچپن سے ہی شروع کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس وقت بچوں کی عادتیں پختہ نہیں ہو چکی ہوتیں۔ بلکہ ابھی عادتیں بن رہی ہوتی ہیں۔ اور آہستہ آہستہ پختگی کی طرف جارہی ہوتی ہیں۔ اب اگر خدانخواستہ اس وقت بچے کی تربیت نہ کی گئی۔ ادب نہ سکھایا گیا۔ اور بری عادتوں نے خوب جگہ پکڑلیں۔ تو بعد میں ان عادتوں کی پختگی کے بعد ان کی اصلاح کرنا بہت مشکل ہو جائے گا۔ لہٰذا ایسے مواقع پر بعض لوگ جو یہ کہتے ہیں۔ کہ ابھی تو بچہ ہی ہے اس کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ بڑا ہو کر خود ہی ٹھیک ہو جائے گا، وہ سخت غلطی پر ہیں۔ بچپن سے ہی بچوں کو اچھے کلمات اور آداب سکھانے کا حکم رسول اللہ ﷺ نے دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: افتحوا علی صبیانکم اول کلمۃ بلا الہ الا اللہ ولقنوھم عند الموت لا الہ الا اللہ () "اپنے بچوں کو سب سے پہلے کلمہ لا الہ الا اللہ سکھاؤ اور موت کے وقت بھی انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو۔"

نہایت پیار محبت سے بچوں کی دینی تربیت:

کنز العمال کی ایک حدیث ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: من ربی صغیراً حتی یقول لا الہ الا اللہ لم یحاسبہ اللہ () "جو شخص اپنے بچے کی اس طرح پرورش کرے کہ وہ لا الہ الا اللہ کہنے لگے۔ تو اللہ تعالی اس کا حساب نہیں لیں گے۔ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بچوں کو غیر ضروری ڈانٹ ڈپٹ کرنے سے گریز کرنا چاہیے۔ اس سے ان کی خود اعتمادی ختم ہو جاتی ہے۔ اور وہ ڈھیٹ پنے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کے بعد یہ بچے پھر پیار محبت سے کسی کام کو کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ بلکہ ہر کام کے لئے ان کو پھر ڈانٹنا ہی پڑتا ہے۔ یوں یہ بری عادت ان کے مزاج کا حصہ بن جاتی ہے۔

کیا بچے پر سختی کرنا بالکل درست نہیں؟

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بچے پر بالکل سختی نہیں کرنا چاہیے؟ کہ وہ کچھ بھی کرتا پھرے بس اس کو صرف پیار سے ہی سمجھا دیا جائے۔ چاہے وہ عمل کرے یا نہ کرے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اس سلسلے میں دین نے ہمیں اعتدال سکھایا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بچے کی تربیت کی آئیڈیل صورت یہی ہے۔ کہ اس کو نہ مارا جائے اور نہ ڈانٹا جائے۔ بلکہ پیار محبت اور شفقت سے ہی اس کی تربیت کی جائے۔ ایک اندازے کے مطابق پچانوے فیصد یہی رویہ ہونا چاہیے۔ لیکن بعض اوقات والدین کو کچھ کرنے سختی کی اور بعض اوقات تنبیہ کے لئے تھوڑی بہت مارنے کی بھی ضرورت پڑتی ہے۔ ایسے وقت میں اس کی بقدر ضرورت اجازت بھی دی گئی ہے۔ تاہم اس ڈانٹ ڈپٹ یا مار کی اس وقت گنجائش ہے۔ جب سمجھانے بجھانے سے کام بالکل ہی نہ بن پڑے۔ ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مروا اولادکم بالصلوۃ وھم ابناء سبع واضربوھم علیھا وھم ابناء عشر وفرقوا بینھم فی المضاجع۔ جب تمہاری اولاد کی عمر سات سال کی ہو جائے تو انہیں نماز کا حکم کرو۔ اور جب ان کی عمر دس سال کی ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو۔ اور ان کے بستر الگ الگ کردو۔

اولاد کی تربیت کب سے شروع کی جائے؟

اس حدیث مبارک سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ اولاد کی تربیت بچپن سے ہی شروع کی جانی چاہیے۔ تاکہ بڑی ہونے پر وہ اس تربیت کی عادی ہو جائے۔ بلکہ وہ عادتیں اس کی شخصیت کا حصہ بن جائیں۔ مثلاً گھر میں نمازوں کا اہتمام کرنا چاہیے۔ تاکہ بچے اس عمل کو دیکھتے رہیں۔ سات سال کی عمر ہونے پر بچے کو نماز پڑھنا سکھانا چاہیے۔ اور اسے اس کی عادت ڈلوانے کے کوشش کرتے ہوئے نماز کی تاکید کرتے رہنا چاہیے۔ جب بچے کی عمر دس سال کی ہو جائے۔ تو نماز ترک کرنے پر اسکی تھوڑی بہت سزا کی بھی اجازت دی گئی ہے۔ تاکہ نماز کی عادت پختہ ہو جائے۔ تاہم یہ سزا حدود کے اندر رہتے ہوئے ہونی چاہیے۔ کہیں حد سے تجاوز ہو اور نہ ہی جسم پر نشان پڑ جائیں۔ یہ اجازت اس لئے دی گئی ہے۔ تاکہ بچوں کو نماز جیسے اہم فریضے کی عادت پڑ جائے۔ ورنہ جب بچے کو نماز پڑھنے کی عادت ہی نہ ہو۔ تو بلوغت کے بعد بھی اس کی پابندی نہیں کرے گا۔ اگر ہم نماز سے متعلق رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کو زندگی کی دیگر چیزوں پر بھی اطلاق کریں۔ تو یہ اصول بن سکتا ہے کہ اچھی عادتیں بچے میں پیدا کرنے اور بری عادتیں چھڑوانے کے لئے ضروری ہے۔ کہ سات سال کی لگ بھگ عمر میں اچھی عادتوں کی نشوونما بچے میں کی جائے۔ اس کو پیار محبت اور شفقت سے سمجھاتے رہنا چاہیے۔ تربیت کے جو نفسیاتی اصول ہیں ان کو پیش نظر رکھتے ہوئے بچے کی عادتوں پر کام کیا جائے۔ اچھی عادتیں اپنانے کی تلقین کی جائے۔ اور بری عادتوں سے چھٹکارے کی کوشش کی جائے۔ اس طرح چھوٹی عمر سے ہی بچوں کی عادتوں پر کام کرنا چاہیے۔ کیونکہ سات سال سے کم عمر میں عادتوں کی داغ بیل پڑ جاتی ہے۔ اور اس کے بعد کی عمر میں یہ عادتیں پختہ ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ اس مرحلے میں اگر سختی کی بھی ضرورت ہو تو حدود میں رہتے ہوئے سختی اپنائی جاسکتی ہے۔ تاہم حدود متعین ہیں ان سے تجاوز کی قطعاً اجازت نہیں دی گئی۔

www.asrehazir.com
asrehazirportal
9908079301 9959279301 asrehazir@gmail.com